صحابہؓ تابعین کو بغور دیکھا تو مجھے یقین و اثق ہو گیا کہ بیشک یہی قواعد و اصول جو ان کتابون مین مذکور ہین سلطنت آسمانی کے ہین اور منشاء خلافت آدم جیسا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے خلفا طبقہ اول نے ٹھیک ٹھیک ادا کیا اور جس خوبی کے ساتھ حسن معاشرت و داد رسانی کی تعلیم کی و طریقہ حیات جاودانی کا بتلایا بلکہ اوسکو کر دکھایا ایسا کسی مذہب اور کسی سلطنت مین نہ دیکھا نہ سنا ؛

حق یہ ہی کہ اول طبقے کے لوگ تمام اون اوصاف کے جامع تھے جنسے مسلمانون کی کتابین بھری پڑی ہین پھر جبتک اونکی روش اور اونکے اصول کی پابندی رہی چہرۂ اسلام منور و تابان دکھائی دیتا رہا اور لوگ اوسکی تعظیم و تکریم کرتے رہے اور دل سے سمجھتے رہے کہ زہد و تقوی و معاملہ داری و طریقہ معاشرت جیسا اسلام مین بے تکلفی کے ساتھ ہی ایسا کسی اور سلطنت و مذہب مین نہین ہی مسلمانان طبقۂ اول کے حالات جسقدر با وصف استغنا و بے پروائی لوگون کی ابتک محفوظ ہین وہ ایسے ہین کہ اگر اوسیکو کوئی دیکھے اور سمجھے تو سلطنت آسمانی کی ثبوت کو کافی و وافی ہی ؛

اس ہیچمیرز نے انمین کے از بسیاری و مشتے نمونہ از خروارے چند اصول و قواعد اوس سلطنت کے اس رسالے مین تحریر کرکے اونکو اور قومون کے قواعد حکومت سے مقابلہ کر دکھایا ہی تاکہ سلطنت دنیاوی و آسمانی کا فرق سب کو معلوم ہو جاے ؛

اس کام سے میرا دلی ارادہ عتراض کرنے کا کسی حکومت کے قواعد پر یا کسی سلطنت کی حکومت سے انکار یا اوس سے بیزاری یا اوسکی بداندیشی سے نہین ہی بلکہ مَا نَحْنُ فِیْہِ کے ثبوت مین جو کچھ مینے لکھا ہی بہ نیک نیتی لکھا ہی اور فی الجملہ یہ بھی مقصود ہی کہ اگر کبھی گورنمنٹ خود اون امور کی اصلاح فرماے جو بظاہر بے جا معلوم ہوتے ہین اور ہر طبقۂ رعایا کی تکلیفات و تشویشات کو برطرف کرے تو کیا اچھی بات ہو اور اگر وہ امور کسی مصلحت اور دور اندیشی سے لائق ترمیم و اصلاح پذیر نہون تو یہ سمجھنا چاہیے کہ میرا فہم اوسکے ادراک کنہ سے ہنوز قاصر ہی ؏ رموز مملکت ملک خسروان دانند ؛

اور نہ مجھے کچھ اسکی آرزو ہی کہ جنھون نے اسلام کی وضع مین نشو و نما پائی ہی اور اونکے بعض خیالات سے
کسیقدر تعرض کیا گیا ہی میری بات سنین کیونکہ اونمین سے بعضون کو مین جانتا ہون کہ وہ صحیح
سمجھکر بھی نمانینگے اور اپنی کج بحثی سے باز نہ آوینگے ؛

مشہور ہی کہ اوںھون نے شیطان کے وجود خارجی سے بمقابلہ قرآن و حدیث کے انکار کیا ہی تو بھلا پھر
وہ کیا کسیکی سنینگے اور اونسے توقع قبول کیا ہی ؛

یہ انکار شاید اس غرض سے ہوگا کہ وہ شیطان کے منکر کہلاوین بلکہ وہ اپنے سوا اورکسیکا وجود
دیکھہ نہ سکتے ہونگے ؛

مگر ہان اونکے عمدہ فرزندون مین ایک بھائی مہدی علی سے البتہ یہ امید ہی کہ اگر اپنی شرافت خاندانی
اور لیاقت ذاتی اور نسل کیطرف کسی وقت رجوع فرماکر اور اوس محبت اور محنت کو جو حضرت مولانا
مولوی عنایت حسین صاحب مرحوم دیوی نے اونسے اور اونکے واسطے کی ہی یاد کرکے ان
باتون پر غور کرینگے تو اپنی حرکات و اقوال ناشایستہ سے باز آوینگے اور طریقہ سلف صالحین کا
اختیار کرینگے مجکو اونکے حال پر نہایت افسوس ہی اونکے واسطے مین اکیلے بیٹھکر بہت کڑھا کرتا ہون
اور خدا سے اونکی فلاح دارین کی دعا مانگا کرتا ہون مجکو اونسے محبت کچھہ آج سے نہین ہی بلکہ
وہ میرے لڑکپنے دوست ہین میننے اور اوںھون نے اوقات مختلف مین ایک اوستاد سے تعلیم
پائی ہی مگر اوںھون نے علم مین یہانتک ترقی کی اور مین ویسا ہی رہگیا شعر ما و مجنون ہم سبق بودیم
در دیوان عشق ؛ او بصحرا رفت و من در کوچہا رسوا شدیم ؛

اب مین اون دلائل کو جس سے خلافت اسلامی سلطنت آسمانی سمجھی جاتی ہی ساتھہ ایک تمہید کے
بیان کرتا ہون تاکہ لوگ حقیقت اسلام کی جانکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفیع
المذنبین ہونے پر یقین کرکے اونکی وضع اور اونکا طریقہ معاشرت و اخلاق و تہذیب سیکھین

اور ملحدون نامردون کے بہکانے پر التفات نکرین وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان جو باعتبار ترکیب عنصری کی مشت خاک سے زیادہ رتبہ نہین رکھتا کس جامعیت کا پیدا کیا گیا ہی اور اوسمین کیا کیا صفات اور کیسی عقل و فراست اور کیسا فہم و ادراک ہی کہ جب صانع قدرت یہ تصویر سراپا تنویر تمام خوبیون کے ساتھہ کھینچ چکا تو خوش ہوکر خود فرمانے لگا فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور اسی حال کو کسی شاعر نے یون بیان کیا ہی شعر کھینچکر صانع قدرت نے کہا واہ رے مین (سو برس بہر کتا اسکی جو سب سے بہتر بنانے والا) اور تصویر یہ بول اوٹھی کہ اللہ رے مین ✣

اس انسان کو تمام موجودات کا خلاصہ اور جمیع کائنات کی ایک فہرست صحیح کہنا چاہیے جسنے اسکی حقیقت کو جانا اوسنے سب کچھہ پہچانا ✣

قوت بہیمیہ اوسکی جو امنگ آزادی و ترنگ خودسری کی جڑ ہی اگر اوسکے قواے ملکی سے نہ گھٹائی جائے تو پھر انسان اور وحوش مین کوئی فرق و امتیاز باقی نہ رہے اور اگر اوسکے قواے ملکی کا خالص اثر جو طاعت و عبادت سے تعبیر کیا جاتا ہی ظاہر کیا جاے تو اوسمین اور فرشتون مین کچھہ تمیز نہو سکے ✣

کون چیز کائنات مین ہی جو انسان کی ذات مین بالقوہ یا بالفعل نہین ہی اور کون ایسی صفت ہی جو اوسکے وجود باجود مین مستتر نہین ہی قوت فاعلہ بھی او رمنفعلہ بھی اور قابضہ بھی ہی اور باسطہ بھی اوسمین ہمت اور فراخ حوصلگی بھی ہی اوسمین بخل اور دنائت بھی ہی وہ مجموعہ صفات متضادہ پایا جاتا ہی اوسکی عبودیت مین آزادی دیکھی جاتی ہی اور آزادی اوسکی عبودیت کا نتیجہ پیدا کرتی ہی پس یہ قول قائل کا (کہ فطرت انسان کی مقتضی آزادی ہی اور غلامی آزادی حقوق کی باطل کرنے والی شی ہی یہ دو نقیض ایک انسان مین سما نہین سکتی) محض خرافات ہی اور بالکل واہیات ✣ (قائل سے مراد سید احمد خان دہلوی کشمیری ہی)

غلامی خواہ یون کہو کہ تابعداری انسان کی آزادی اضافی کے ساتھہ ایک قدرتی صفت ہی جو اوسکے

آب و گل مین خمیر ہوئی ہو وحشیون سے لیکر ترتیب یافتہ تک و فقیر سے لیکر سلطان تک و بچون سے
لیکر بوڑھون تک و مالک سے لیکر مملوک تک کسیکو آزاد مطلق نپاؤ گے الا کلکم
راع و کلکم مسؤل عن رعیتہ حدیث ابن عمر مین جو آیا ہی بالکل مطابق فطرت انسانی کے ہی
تو بتاؤ اگر یہ خوف نہوتا کہ صفت آزادی کی تسلیم کرنے سے انسان کی جامعیت مین نقصان آتا ہی
تو مین بہت شاد و پشیمانی سے کہتا کہ کسی قسم کی آزادی انسان کو حاصل نہین ہی +

آزادی مطلقہ صفت خاص پروردگار کی ہی جیسا خود فرماتا ہی لا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ
یُسْئَلُوْنَ اسمین کوئی مخلوق اوسکا شریک نہین ہی کیا وہ انسان کو اپنا شریک پیدا کرکے
خوش ہوتا کلا و اللہ یا اللہ اَنْتَ اللہُ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

مگر یہان انسان مین ایک منگ آزادی کی ضرور تھی اس لیے تقدیر الٰہی نے چاہا کہ یہ مواد اوپچھلنے
نپاوے باطن مین تو قواے ملکی اوسکے مقابل رکھے اور ظاہر کے واسطے یہ تجویز کی کہ اوسپر ایک سردار
مقرر ہو پس اشتہار دیا گیا کہ کون عہدہ خلافت اختیار کریگا کائنات مین کسی نے اس عہدے کو
قبول نکیا اور اوسکی دقتون کو سوچ سمجھ کے سب چپ ہو رہے تب انسان نے کہا کہ مین اپنا آپ
حاکم ہونگا بلکہ تمام مخلوقات پر حکمرانی کرونگا حق سبحانہ تعالی نے درخواست اوسکی منظور فرمائی
اور کہا یہی حجت تمھاری ثواب عقاب کی ہوگی فافہموا اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ
اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا لِیُعَذِّبَ اللہُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکَاتِ
وَیَتُوْبَ اللہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَکَانَ اللہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور یہی سنت تم مین
قائم رہے گی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مانگو گے تو پاؤ گے +

اس قضیے کے بعد جب خاکہ آدم کا طیار ہوا تو اوسکی اولاد کی پشت مین جو ذریات تھی اوسے

حلف معمولی اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوا بَلٰی کا لیکر اور خلعت وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ کا پہنا کر فرمایا
کہ اپنے اپنے وقت پر تمہارا ظہور ہوگا مگر وصیت ہماری تم سے یہ ہے کہ کمال عبودیت تمہارا اسی مین ہے
کہ تم اپنے شاہنشاہ یعنی اوس ایک ہستی مقدس کو بزرگ محترم اور اوسکے روبرو اپنے آپکو عاجز اور
ذلیل سمجھتے رہو اور فرمان برداری کرتے رہو اگر تم خطاؤن مین مبتلا ہو جاؤگے تو مین اگر چاہو انکا
بخشدونگا مگر ایک جرم بغاوت جو میرے رتبۂ شاہنشاہی کو گھٹاتا ہے نہ بخشونگا اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ
اور بغاوت کچھ بھی نہین ہے کہ اپنے آپ کو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھو اور دوسرونکا
تذلل اپنے واسطے پسند کرو بلکہ اگر جو بھی کسی اور کو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھو گے
اور اپنا تذلل دوسرے کے سامنے ظاہر کروگے تو بھی بغاوت سمجھی جائیگی مگر افسوس کہ اولاد آدم نے
اوس حلف و وصیت کا کچھ لحاظ نکیا اور وہی بغاوت و نافرمانی کی جو کرنا نہ تھا تب خدا کی طرف سے
رسول مع نشانیون کے بغرض تفہیم و افہام بنی آدم کے پیہم بھیجے گئے جیسا کہ خود فرماتا ہے
وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؕ
لیکن کچھ اس سے فائدہ معتد بہ نہوا آخر غیرت آہی و جبروت شاہنشاہی نے کہا کہ ہوا بتلانا
ناؤ ایک سلطنت کے سپرد کرتا ہون جو میرے نام سے پکارے جائینگے ؕ
کَمَا نُقِلَ عَنْ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الْاِنْجِیْلِ مَرْقُسْ فِیْ بَابِ الثَّانِیْ عَشَرَ وَھٰکَذَا
عِبَارَتُہٗ پھر وہ اونھین تمثیلون مین کہنے لگا کہ ایک شخص نے انگور کا باغ لگایا اور اوسکے
چارون طرف گھیرا اور کولہو کی جگہ کھودی اور ایک برج بنایا اور اوسے باغبانون کے سپرد
کرکے پردیس گیا پھر موسم مین اوسنے ایک نوکر کو باغبانون کے پاس بھیجا تاکہ وہ باغبانون سے
انگور کے باغ کے پھل مین سے کچھ لے اونھون نے اوسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتھ بھیجا اوسنے

دوبارہ ایک اور نوکر اون پاس بھیجا اونھون نے اوسپر پتھر پھینکے اوسکا سر پھوڑا اور بے
حرمت کرکے پھیر بھیجا پھر اوسنے ایک اور کو بھیجا اونھون نے اوسے قتل کیا پھر اور بہتیرونکو
اونمین سے بعضونکو پیٹا اور بعضونکو مار ڈالا اب اوسکا ایک ہی بیٹا تھا جو اوسکا پیارا تھا آخر کو
اوسنے اوسے بھی اون پاس یہ کہکے بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے لیکن اون باغبانون
نے آپسمین کہا یہ وارث ہی آؤ ہم اوسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہوجائیگی اور اونھون نے
اوسے پکڑ کے قتل کیا اور انگور کے باغ کے باہر پھینکدیا پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ
آویگا اور اون باغبانون کو ہلاک کرکے انگور کا باغ اورونکو دیگا کیا تمنے یہ نوشتہ نہین پڑھا
کہ پتھر جسے معمارون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری
نظرون مین عجیب ہی ؛

اور اسیطرح انجیل متی کے باب ۲۱ مین ہی اسقدر اور زیادہ ہی کہ حضرت عیسی فرماتے ہین
اسلیے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لے لیجاویگی اور ایک قوم کو
جو اوسکی میوہ لاوے دیجاویگی جو اس پتھر پر گریگا چور ہوجاویگا پر جسپر وہ گرے اوسکو پیس ڈالیگا
اور یہی مضمون انجیل لوقا کے باب ۲۰ درس ۹ سے ۱۸ تک مین ہی اور ۱۱۸ زبور مین اسی
مضمون کو یون بیان کیا ہی درس ۲۱ مین تیری حمد و ثنا کرونگا کہ تو نے میری سن لی اور میری
نجات ہوا ۲۲ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہی ۲۳ یہ خداوند سے ہوا جو
ہماری نظرون مین عجیب ہی ۲۴ خداوند نے یہ دن مقرر کیا ہم تو اسمین خوشی کرینگے اور شادمان
ہونگے ۲۵ ای خداوند مین منت کرتا ہون نجات بخشیے ای خداوند مین منت کرتا ہون کامیابی
بخشیے ۲۶ مبارک ہی وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی ہم خداوند کے گھر مین سے تمکو
مبارکبادی دیتے ہین ؛

بلاؤنداکرنے والونکو کہ پکارین ہوشیار ہو آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی ✣
انجیل متی باب ۳ وَھٰکَذَا عِبَارَتُہٗ اون دنون مین یوحنا بپتسمہ دینے والا یہودیہ کے بیابان مین
ظاہر ہوکے منادی کرنے اور یہ کہنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی اور اوسی
انجیل کے باب ۴ درس ۱۷ مین ہی اوسی وقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ
کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک آئی پھر حضرت عیسیٰ نے اپنے شاگردونکو یہ دعا سکھائی انجیل لوقا
باب ۱۱ وَھٰکَذَا عِبَارَتُہٗ ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرے نام کی تقدیس ہو تیری پادشاہت
آوے تیری مراد جیسے آسمان پر زمین پر بھی بر آوے ✣
اور اوسکا دستور العمل مین جو دی بھیجونگا قَالَ اللہُ تَعَالیٰ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ اوسکا سردار جہان کا
سردار ہوگا دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۶ وَھٰکَذَا عِبَارَتُہٗ لیکن مین تمھین سچ کہتا ہون کہ تمھارے لیے میرا
جانا ہی فائدہ ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن تو وکیل تم پاس نآویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس
بھیجدونگا اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے راستے سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائیگا گناہ سے
اسلیے کہ وی مجھپر ایمان نہین لائے راستے سے اسلیے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون عدالت سے
اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی ✣
اوس سردار کی حرکات وسکنات کیا دینی کیا دنیاوی ایسی خوبصورت اور سودمند ہونگی کہ جو دیکھیگا
وسنیگا بشوق تمام چلا اوٹھیگا لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ✣
اوس سلطنت کا اول کام یہ ہوگا کہ وہ ایک عدالت باغیون کے حق مین مقرر کریگی جیسا کہ کتاب
اشعیا نبی کے باب ۴۲ مین ارشاد ہوا ہی وَھٰکَذَا عِبَارَتُہٗ دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا
برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہی مینے اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری
کرائیگا وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نکریگا اور اپنی آواز بازارون مین سناویگا وہ مسلے ہوئے

سینٹھے کو نہ توڑیگا اور دھکتے ہوئے پتے کو نہ بجھاویگا وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم ہے اوسکا
زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک کہ راستے کو زمین پر قائم نکرے اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی
راہ تکین خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اونھین تانتا جو زمین کو اور اونھین جو اوسمین سے
نکلتے ہین پھیلاتا اور اون لوگونکو جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپر چلتے ہین روح بخشتا یون
فرماتا ہے مین خداوند نے تجھے صداقت کے لیے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت
کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کے لیے تجھے دونگا کہ تو اندھون کی آنکھین کھولے
اور بندھون کو قید سے نکالے اور اونکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین قیدخانے سے چھڑاوے
یہواہ مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی شوکت دوسرونکو ندونگا اور وہ ستایش جو میرے لیے ہوتی
کھودی ہوئی مورتون کے لیے ہونے ندونگا دیکھو تو سابق پیشین گوئیان بر آئین اور مین نئی
باتین بتلاتا ہون اوس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون خداوند کے لیے ایک نیا
گیت گاؤ ای تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو ای بحری ممالک اور اونکے باشندو
تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستایش کرو بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز
بلند کرینگے سلع کی بستی والے ایک گیت گائینگے پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارینگے وے
خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور بحری ممالک مین اوسکی ثناخوانی کرینگے خداوند ایک بہادر کے مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے
دشمنون پر بہادری کریگا مین بہت مدت سے چپ رہا مین خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب مین
اوس عورت کی طرح جسے دردزہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈھی سانس بھی
لونگا مین پہاڑون اور ٹیلونکو ویران کر ڈالونگا اور اونکے سبزہ زارونکو خشک کرونگا اور اونکی
ندیان بستی کے لائق زمین بناؤنگا اور تالابونکو سوکھاونگا اور اندھونکو اوس راہ سے کہ جسے

وہ نہین جانتے سجاؤنگا مین اونہین اوس رستون پر جنسے وے آگاہ نہین سے چلاؤنگا مین اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہونکو میدان کردونگا مین اونسے یہ سلوک کرونگا اور اونہین ترک نکرونگا جو بمجرد تبلیغ احکام اطاعت وبندگی قبول کرینگے وہ آزاد کیے جائینگے یعنی سواے احکام شریعت کے اور کسی امر مین وہ سلطنت کے بھی محکوم نہونگے اور آخرت مین بخشے جائینگے اور جو مقابلہ کرینگے وہ قتل ہونگے یا قید ہوکر مثل رعایاے پادشاہان زمان ہر قسم کی اطاعت پر مجبور کیے جائینگے اور اونکی جائداد ضبط ہوکر تتر بتر کردی جائیگی یا جلاوطن کیے جائینگے اسواسطے کہ تفہیم وافہام سے جب ہدایت وضلالت ممیز ہوگی تو پھر سزا دینا کچھہ زبردستی نہین ہے کما قال اللہ تعالی لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی ؃

اور یہ سلطنت ضعف یا قوت سے اوسوقت تک قائم رہیگی جب تک لوگ خدا کو بالکل بھول نہ جائینگے ؃

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها الی یوم القیامة ولا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفة من امتی علی الحق ظاهرین لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر الله رواه ابوداؤد والترمذی ؃

اور وہ سلطنت محسود تمام سلطنتون کی ہوگی اوسکا طریقہ معاشرت وداد رسانی سب سے نرالا ہوگا چنانچہ اوسکی الہامی باتون مین سے کچھہ اس مقام پر ہم اس غرض سے نقل کرتے ہین کہ دیگر سلطنتون کے اصول سے مقابلہ کرکے دریافت کیا جائے کہ جو سلطنتین تمام عیبون سے پاک ہین اور اونکو سلطنت آسمانی ہونیکا دعوی تہا اونمین بھی بوصف ترمیم ونظر ثانیکے اتفاقاً ایسی ایسی باتین موجود ہین جسسے بہ کہین کہسکتے ہین کہ سلطنت آسمانی کرسکے آثار اونمین نہین ہین

اوّل اعلاء کلمۃ اللہ اور خالص توحید اور خداوند کے نام کی عزت بڑہانا اور اوسکا نام ہر پستی و بلندی پر تعظیم و توحید کے ساتھہ پکارا جانا ؎

اس قاعدے کا نشان سلطنت دنیاوی مین پایا نہین جا سکتا حضرت ثابت خدا اور اعلاء کلمۃ اللہ اور خالص کرنا توحید کا تو در کنار جہان تک اس سے کوئی بچ سکتا ہو اوس سلطنت مین نہ فقط شایستہ اور تربیت یافتہ و غیر متعصب بلکہ قابل تعریف بھی جاتا ہے اور یہ تعلقات کو ہم دل سے برتتے ہین اور دل کا برتنا ظاہر ہے تفصیل علی ہذا القیاس لحاظ ہے اسواسطے کہ تمام عقلا نے تسلیم کر لیا ہے کہ قلبی معاملات کی تصدیق افعال و اقوال سے ہوتی ہے حتی کہ دیکھنے والے دلی ارادہ انسان پر بذریعہ اوسکی حرکات و سکنات کے مطلع ہو جاتے ہین مثلاً غصے کی حالت مین چہرہ سرخ ہو جانا اور زبان سے برا بھلا کہنا اور خشمگین آنکھ سے دیکھنا اور پاؤن سے ٹھکرا ہاتھ سے مارنا یہ سب آثار ثبوت غصے کے ہین پس فرمایئے کس نے خداوند کے واسطے بھول مباح کر دیا ہے کس کے قلب مین تعمیل احکام الٰہی کا شوق ہوتا ہے اور کس گستاخ کو جو اوسکے رتبۂ شاہنشاہی کو گھٹاتا ہے سزا دیتا ہے کون سوتے جاگتے اوٹھتے بیٹھتے خدا کا نام لیتا ہے کسکی کتاب کے آغاز پر خدائے مقدس کا نام لکھا ہوتا ہے کون لڑکون کو آغاز سبق مین خدا کا نام پڑھاتا ہے کون کہ اسنے بچپنے مین خدا کو یاد کیا کرتا ہے غرض اگر دل مین کچھ بھی عظمت اس نام کی ہوتی تو ظاہر مین کچھ نہ کچھ اثر ہوتا یہ ہے کہ آدمی کے جوارح سے وہی صادر ہوتا ہے جو دل کے خزانے مین ہوتا ہے کما نقل عن عیسیٰ علیہ السلام فی الانجیل متی باب ۱۲ درس ۳۴ ای سانپون کے بچو تم برے ہوکے کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ

سو دل مین بھرا ہی سو ہی مونہہ پر آتا ہی ؎ کیونکہ تو اپنی ہی باتون سے بیگناہ گنا جائیگا اور اپنی

ہی باتون سے گنہگار ٹھہریگا فقط اور اسی مطابق قول کسی شاعر کا بھی ہی ع سے تراود ز[illegible]

آنچہ در آوند دل ست ؎

دوم. خدا پر بھروسا کرنا اوسی کی عبادت کرنا اوسی سے مدد مانگنا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرنا ؎

امر تیسرا ہی جس سے تمامتر سلطنت دنیاوی کو اختلاف ہی ؎

سوم. بادشاہان روی زمین بموجب قواعد مقررہ کے اگر اوسکی شاہنشاہی کی عزت و توقیر بجا لاوینگے

تو [illegible] خلافت و و میرائی پر بحال رہینگے ورنہ معزول کیے جائینگے ملک الاملاک بعد ازین اوسکا

لقب ہوگا اور یہ اسم البغض اسما شمار کیا جاویگا ؎

سلطنت دنیاوی مین ہرایک کو ملک الاملاک کہلانیکا شوق ہوتا ہی اور اوسکو یہ انہین جانتے ہین ؎

جیسا کہ رعیت نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزا سے موت دینا یا اسیر رکھنا

یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا یا جلا وطن کرنا یا اونکو زیچ کرنا یا اونکو چھوڑ دینا

اسی طرح آسمانی سے اور سلطنتون کو بھی اتفاق ہی وہ بھی اپنے باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو

موت دینا یا اسیر و جلا وطن کرنا اور اونکا مال لوٹنا اور اونکی حشمت خاک مین ملانا یا اونکو [illegible]

واجب بلکہ باعث بقاے سلطنت جانتے ہین فرق اگر ہی تو باتعریف د محبت جرم مین یا طریقت

سلوک اور معافی سزا مین آسمانی سلطنت کی حکومت محدود نہین ہی جو خدا کا ملک ہی وہ اوسکے

نائب کا دار الحکومت ہی اور جو وہان کے باشندے ہین وہ رعایا ہین جو بموجب قوانین مقررہ

بالا کے خدا کی نافرمانی کرتا ہی وہ باغی تصور ہوتا ہی بغاوت صرف قول و فعل سے اوسکی تعریف کے

بموجب لائق سزا تصور کی جاتی ہی امور قلبی سے مواخذہ نہین کیا جاتا بحالت گرفتاری مجرم کو نکو

سزاے موت دیجاتی ہی یا یہ سزا دیجاتی ہی کہ اونکو جو خداے پاک کی خالص عبودیت سے گریز تھا تو وہ

ہر قسم کی عبدیت پر مجبور کیے جاتے ہین باینہمہ اونکی غور و پرداخت مین فرق نہین آتا اور
چونکہ یہ سلطنت جمہوری ہوتی ہی تو ہر ایک رکن سلطنت بطور خود اونکی کفالت کرتا ہی اونکے
رہنے کا کوئی مکان معین نہین ہوتا اور کھلے بندون رہتے ہین اوس سلطنت کے تربیت یافتہ
جو لوگ ہین اونکو اپنی اولاد کے برابر سمجھتے ہین اور اونکو غلام جسکے معنی ولد کے ہین کہتے ہین
اور اونکی آزادی کی ہمیشہ فکر کیا کرتی ہی خصوصًا اون غلامون کی جو بغاوت سے تائب ہوگئے ہین
اور جن کو سزاے جلاے وطنی دیتے ہین اونکو اختیار دیتے ہین کہ اپنے مال و دولت و زن
و فرزند کے ساتھ جہان چاہین چلے جائین اور دنیاوی سلطنت محدود اوسی جزیرے مین
ہوتی ہی جس پر اوسنے کسی طور پر قبضہ حاصل کرلیا ہی اون مین سے بعض سلطنتون کے
مقننین نے جرم بغاوت کو ایسا وسیع کردیا ہی کہ ہر شخص مجرد خیال بداندیشی سے باغی
قرار پاکر سزاے اسیری جسکو درحقیقت غلامی کہنا ممکن ہی پا سکتا ہی یہ سزا اون تکلیفات
کے ساتھ جو ہوتی ہی ایسی سخت ہی جو پیمانہ گناہ مین سما نہین سکتی کاش اگر ایسی تدبیر
سزا ہوتی کہ جنکا اطاعت سے انحراف ثابت کیا گیا تھا اوسی پر براے چندے مجبور
کیے جاتے تو مضائقہ نہ تھا لیکن مشکل تو یہ ہی کہ گناہ موقت کے واسطے سزاے مادام
حیات یا قریب قریب اوسکے دی جاتی ہی اور اوسپر سلوک یہ ہی کہ کمل کی ٹوپی
دری کا کرتہ پاؤن مین زنجیر نہ حاجت بشری اپنی احتیاط کے موافق نہ فرائض
مذہبی اپنے دستورات اور اوقات پر ادا کرنے پاتے ہین نہ نکاح نہ ملاقات
دوست و آشنا و عزیز و اقارب کی کرسکتے ہین نہ اپنی خود مختاری سے کسی
جگہ نشست و برخاست کے مجاز ہین کھانے کو وہی دس چھٹانک آٹا جو و مٹر کا
بغیر چھنا ہوا جسکو کوئی غریب آدمی بھی کسی درجے کا نہ کھا سکے نہ پانی ٹھنڈا نہ نیند بھر سونا اونکا

مٹی کاٹنا یا سرکار کیواسطے کوئی اور حرفہ اور پیشیہ کرنا اور بامید خلاص ہر ایک کا موندنا کنا بجز امید کے
دیاس سے رو دینا یا اپنے ان یا خیش و اقارب ان و فرزند کی حالت مفارقت کی بلبلاہٹ یاد کرنا اور
آہ کر کے رہجانا لذائذ دنیاوی سے بالکل محروم نہ کبھی چھوٹنے کی امید نہ موت کا وقت معلوم اور اونپر غضب
یہ ہی کہ اگر کوئی انسان بمقتضائے انسانیت کچھ اونسے سلوک کرنیکا ارادہ کرے تو یہی حال اوسکا بھی ہو
اور اوس بیچارے کو ایک اور طبقے میں جسکو قید تنہائی کہتے ہیں جانا پڑے وہان کے تکلیفات و
شدائد اللہم احفظنا اور سزا دا و سر برہنہ کر کے سر سے تازیانہ دینا اور جہان قیدیون سے بھیک
منگوانیکا دستور ہی وہ اور مصیبت ہی اور سزائے جلا وطنی یہ مقرر کی ہی کہ مجرم کو ایک جزیرۂ غیر آباد مین
بند کر دیتے ہین جہان تمام عمر رونا اور غم کھانا اور آنسو پینے کے سوا دوسری نعمت نہین ہی ؛
افسوس کا مقام ہی کہ منشاء گورنمنٹ نیک نظر انصاف پسند جو حسن معاشرت و خوش اخلاقی و مراعات
نوع انسان کے ساتھ کرنیکا تھا بنسبت مجرمون کے پردہ مین ایسا چھپ گیا ہی کہ سبب انعدام رسم غلامی
کی اور سلطنتون سے تحریک کی جاتی ہی تو یہ اندیشہ ہوتا ہی کہ اگر اونکی زبان سے ایسی بد خلقیون
پر مطلع ہوئے تو کیا کچھ ندامت ہوگی اسواسطے کہ غلامی تو اسی وجہ سے مذموم سمجھی جاتی ہی کہ وہ
آزاد نہین خیال کی جاتی اور اونکے مالک اونسے بد سلوکیان کرتے ہین تو یہ امر کیا قیدیون مین
نہین پایا جاتا ہان بلکہ اوس سے سو حصہ زیادہ اور غلامون کو تو ایسا بھی ممکن ہی کہ کسی وقت مال
کے وارث ہو جائین یا مالک اونکو بڑے رتبے پر پہونچا دے جیسے میان الماس کا قصہ مگر ہمنے
آج تک کسی قیدی کو مار کین کا انگرکھا بھی پہنے اور پھل پھلاری کھاتے نہین دیکھا کیا اس نقصان
اور تمہارا خیال ہی کہ تمھارے ہمجنسونکی یہ حالت تنزل مثل غلامونکے ہمنے کے لائق نہین ہی اور کیا وہ کسی ایک
فعل نامحمود سے ہمیشہ کے لیے مستحق ایسی سزا کے ہونگی جو بہائم کی بھی نہ ہونا چاہیے ؛
غرض غلامی اور قید دونون اونکے جرم کا نتیجہ ہی پھر اونکے تاثر اپنی اصطلاح اور زبان مین

جدا جدا رکھے ہیں مثلاً جس مجرم سے یہ اقرار ہو جاتا ہی کہ اسقدر روپیہ اگر وہ دیگا تو آزاد
ہو جائیگا آسمانی سلطنت والے اوسکو غلام مکاتب کہتے ہیں اور دنیاوی سلطنت میں قید عوض جرمانہ
نام رکھا جاتا ہی اسیطرح دائم الحبس قیدی یا زیادہ میعاد کے بمرتبہ غلام مطلق کے ہیں بعض بعض حالتوں میں کچھ فرق
ہو گیا ہی تب بھی نتیجہ دونوکا ایک ہی نکلتا ہی مثلاً اسیران جنگ کی عورتیں بہ تحت و تصرف اسیر کنندگان
کے رہتی ہیں اور قیدیان زیادہ میعاد کی اکثر حالت زناکاری میں بسر کرتی ہیں انکے بچونکی کفالت کسی
ایک کے ذمے ہو جاتی ہی انکے بچے دربدر مارے پھرتے ہیں نہ سرکار اونکو پوچھتی ہی نہ کوئی دوسرا غمخوار اونکی
دلداری کرتا ہی اگر غلامون کی نسل زیر نگاہ مالک رہتی ہی تو نسل مجرمان سلطنت کی بھی زیر حراست گورنمنٹ
اسکے ہمیشہ رہتی ہی وہ ایسے خود مختار نہیں ہونے پاتے کہ جہان چاہیں رہیں جہان چاہیں جائیں ؛
پنجم عہدۂ خلافت کسیکا حق موروثی نہ سمجھنا بلکہ ایک دوسرے پر منتقل کرتے رہنا ؛
یہ قاعدہ دنیاوی سلطنت کے بالکل برخلاف ہی جو کچھ وہ کرتے ہیں یا اپنے یا اپنی اولاد کے واسطے
محض خدا کیواسطے کچھ نہیں کرتے ؛
ششم خلیفہ کو محکوم شریعت رہنا آزاد و خود مختار نہونا نہ کوئی دربان و حاجب و نقیب کہ واحتشام
رکھنا و نہ کسی کو بغیر واجبی سزا دینا نہ کسیکا دوست نہ کسیکا دشمن محض اللہ ہی کے واسطے بغض و عداوت
و لعنت و محبت مخلوق سے کیا کرنا اوسکی اہانت و اوسکا قتل ذاتی معاملے میں قتل اہانت و قتل احد
من الناس کی سمجھنا کوئی امتیاز و تفوق نشست و برخاست و مکان و لباس و طعام و سواری و تواضع
و تعظیم میں اوسکو نہونا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے واسطے اوٹھنا لوگونکا پسند
نکرتے تھے ہمیشہ اوسکو منع کیا کرتے تھے قصۂ قتل خلیفہ عثمان رض و عمر رض و علی رض رضوان اللہ علیہم
اجمعین ایک مشہور قصہ ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ اونکے قتل و اہانت کا کچھ بڑا انتقام نہیں لیا
گیا اور خلیفہ عثمان رض محض بہ تبعیت شریعت باوصف قدرت اپنے مخالفون کا تشنۂ خون ہونے اور اونپر

گذرا جو گذرا خلفا اظہار عبودیت اپنا فخر سمجھتے تھے حتیٰ کہ اون اوقات مین کہ لوگ آسایش و آرام مین
ہوتے تھے وہ بیچارے اپنی جماعت کو لئیے ہوئے شاہنشاہ کے روبرو بخشوع و خضوع باوضاع
مختلف جو انسان کے بیٹھنے و اٹھنے سے مراد ہی بلا قید بچھانے فرش کے زمین یا گھاس پر اپنا
تذلل اور اوسکی عظمت ظاہر کرتے تھے یہ عمدہ فرض اونسے پنج وقتہ علی رُؤس الاشہاد ادا ہوتا تھا
اور اونکی پیشانیان خاک آلودہ رہا کرتی تھین اور وہ شرم نکرتے تھے بلکہ قولاً و فعلاً بے رغبتی
دنیا سے ظاہر کیا کرتے تھے اچھے کھانے و پینے اور بیجا حکومت و شیخی سے اونکو مطلب نتھا او یہ
فعل اونکا الہامی و اختیاری تھا نہ اضطراری اور مکاری سے ؛

ہفتم اوسکو فوج سرکاری سمجھنا جو محض خدا کے واسطے جان و مال سے حاضر ہے اور اونکو
ضبطی ہائے مال و باغیان اور سپاہیان سے حصہ دینا اور اونکو شریک سلطنت تصور کرنا وہ لوگ آپس مین
رحیم اور مخالفون پر سخت و شجاع ہونگے وہ خدا و رسول خدا کے دوست اور خدا و رسول خدا اونکا
دوست ہوگا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرینگے کما قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ
اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ
لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ؛

یہ دونون قاعدے سلطنت دنیاوی کے تمامتر خلاف ہین ؛

ہشتم مالدارون سے جزو قلیل بطور زکاۃ یا جزیہ یا عشر یا اخراج بآسانی لیکر فقرا و مستحقین پر
بلا لحاظ قوم و ملت صرف کرنا یا اوس سے سامان حرب و ضرب مہیا کرنا یا تنخواہ و اجرت عمال
و کار رفاہ عام مین خرچ کرنا ؛

اس قاعدے سے نہ بالکل اتفاق ہے نہ بالکل اختلاف یعنی دنیاوی سلطنت مین بھی حصول

لیا جاتا ہی مگر سطرح سے کہ کام کام پر رسوم وفیس اور بسوہ بسوہ اراضی پر مالگذاری
اور ابواب اور تھوڑی تھوڑی آمدنیون پر ٹیکس اور خفیف خفیف باتون مین جرمانہ
اور دواب و آرا یہ اور سڑک اور ندیون پر چلنے کا محصول اور امور رفاہ عام
کا خرچ یہ سب بلکہ اور بہت کچھ رعایا کو دینا پڑتا ہی اوس کا حصہ کلان تنخواہون
مین اہل یورپ کے صرف ہوتا ہی اون کامون مین جس مین اوسی قوم کے لوگ
متمتع ہو سکتے ہین ہندوستانیون کی یا ایسی جود و بخشش کے وقت یہ نہین ہوتی
گو وہ کسی طرح کے حاجتمند اور کسی خاندان اور صفت مین مشہور ہون یہ ایک بات
ہندوستانیون کی خاطر شکنی کی ایسی ہی جس سے اون کو اس اظہار کا موقع ملا ہی
کہ ہماری کمائیون مین گورنمنٹ شادوناشاد حصہ لگا لیتی ہی اور پھر ہمکو یاد
نہین فرماتی ہم کہتے ہین کہ دانائی و ہوشیاری و ذیعلمی و ایمانداری
اور زیادہ اور اچھا کام کرنے کے سبب سے یہ ترقی اور تنزل نہین ہی بلکہ
یہ دنیاوی و آسمانی انتظامات کا فرق دنیا کو ایسی منصف اور
فیاض گورنمنٹ کے عہد مین دکھلایا گیا ہی فَاعْتَبِرُوا
يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ؁

تقسیم خونریزی محض خدا کے واسطے جائز اور ملک بڑھانے و خزانہ
جمع کرنے کے لیے ناجائز ہوتا ہی ؁

سلطنت دنیاوی اس قاعدے کے بالکل برخلاف ہی اوس مین
خدا کے کامون مین نہ جان لیتے ہین نہ دیتے ہین بلکہ جو شخص جہان تک اوس
سے بچتا ہی اور نفرت طبع اپنی ظاہر کرتا ہی وہ تربیت یافتہ

وشایستہ ومہذب فلسفی کہلاتا ہی مگر افزونی ملک ودولت کے واسطے جان لیتے بھی ہین اور دیتے بھی ہین ؛

وَ هٰذِہٖ اَشْيَآءُ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ اور جان لینے کے طریقے چند در چند ہین از انجملہ ہر ہیبو کھا و پیاسا مجبورانہ بعوض چند درہم و دینار رعیت انگلشیہ کے گورنمنٹ سے عہد کرتا ہی کہ اوسکی تمام اغراض دنیاوی مین تا او اسے رعیت گی وہ شریک رہیگا حتی کہ لڑائیون مین جان تک دیگا فرمان برداری واقرار سے انحراف نکرے گا تب وہ گورا سپاہی بنایا جاتا ہی اور تمام مخطور مقامون پر اوس سے کام لیا جاتا ہی اب کون کہے کہ اگر جان لینا صرف اوسکی رضامندی پر جائز وموقوف ہی تو اقدام خود کشی کیون جرم قرار دیا گیا ہی زیادہ ہنسی تو اسپر آتی ہی کہ آزادی کا گروہ نا تو جائز معاہدون سے سمجھا جاتا ہی اور بیع ہونا ناجائز یا ایک عضو انسان یعنی مقام مخصوص عورت کا بیع ہونا جائز اور تمام اعضا کا ناجائز سمجھا جاتا ہی حالانکہ مال سب کا ایک ہی یہ دو اختلافات اصولی ہین جس سے سلطنت آسمانی بالکل پاک وصاف ہی کما قال اللّٰہ تعالیٰ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ؛

دہم غدر ونقض عہد کا جائز نہونا ؛

اس قاعدے سے تمام عالم کو اتفاق ہی ؛

یازدہم تصفیہ حق اللہ وحق عباد ایک طور پر کرنا اون جرائم کی سزا تجویز کرنا جسکی تہمت عقلاً ونقلاً عام ہوا تنہا عقل وفکر سے ہر روز جرم نہ گڑھنا نہ بنانا ؛

یہ قاعدہ بھی سلطنت دنیاوی کے بالکل برخلاف ہی حق اللہ مین کچھ دست اندازی نہین کرتے مگر حقوق سلطنت پر جو اونکے مقرر کیے ہوئے ہین نگہداشت کلی رکھتے ہین اور تصفیہ حق عباد

اصل دہم

اصل یازدہم

اپنے قواعد کی رعایت سے کرتے ہین ہمیشہ نتے نئے جرم اور نئی نئی میعاد سماعت مقدمات کی
منائی بجز اس بات کے کہ تمام قلمرو کے آدمی اوس سے اوسیطرح واقف ہین جیسا منشاء واضع
آئین وقانون کا ہی داد خلو دیتے ہین اگر اونہین سے پوچھو کہ تمام ملکی آدمی تمھارے اون جرائم مخترعہ
اور اونکی تعریفات و مستثنیات اور قواعد انصاف سے کیا واقف ہین بلکہ تمکو خود بھی یاد ہی تو شاید
کہین کہ نہین پھر ایسے قواعد سے انصاف کرنا اور ایسے جرائم کی سزا دینا کون انصاف ہی اسوقت
قوانین و ایکٹ و نظائر و سرکلرات و رزولیوشن و کرکلر و میمورنڈم و دستور العمل وغیرہ اس کثرت سے
مین موجود اور ہر مہینے بلکہ ہر ہفتے مین دو چار ہمیشہ آتے جاتے ہین کہ اگر کوئی ہوشیار تمام کاروبار دینی
و دنیاوی سے معطل ہو کر صرف اوسیکو دیکھا اور سنا اور سمجھا کرے تب بھی ممکن نہین ہی کہ تمامی اصول و فروع سے
تمام عمر مین ایسی واقفیت پیدا کرے کہ حفاظت جان و مال کی کر سکے پھر اونکے حال پر کیون نہ افسوس
کیا جاے جو نہ خود لکھ سکتے ہین نہ پڑھ سکتے ہین تمام اوقات اونکی پیٹ کے دھندے مین صرف
ہوتی ہی کسوقت وہ اپنا کام اور کسوقت آرام اور کسوقت قانون سیکھین وہ کیا جانین کہ قانون مختص الامر
کیا ہی اور مختص المقام کون ہی اور کون قانون و ایکٹ فی الحال کہان جاری ہی اور کہان نہین
جاری ہی اور کون بالکل اور کسکی کون دفعہ منسوخ ہی اور کون کب جاری ہوگا اور کون نہین غرض
جس دریافت کی اونکو قدرت نہین ہی اور نہ کبھی ہو سکتی ہی اوس بنا پر اونکے حالات و معاملات
شبانہ روز کو جانچنا اور نتیجہ بھلائی و برائی کا اوس سے اونکے حق مین پیدا کرنا یہ کیا ہی ؛

دوازدہم مظلوم کی اعانت کرنا ؛

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی مین بڑی طوالت سے باین شرط ہوتا ہی کہ اول مستغیث
کامل طور پر گورنمنٹ کی اغراض زرین شریک ہو اور موافق مانگی فیس ادا کرے فرضاً اگر تین آنہ کا
کاغذ لینا دستور ہی تو دو ہزار نو سو ننانوے پندرہ آنے کا نہ لیا جاویگا اور اوسی لیئے ایک آنہ کے

افسوس ہین اوس بیچارے کی دادرسی ملتوی رکھینگے ؛

دوم ایک کاغذ پر تمام واقعات لکھے اگر اون واقعات کے متعلق کوئی بحث قانون کی پیش ہوگی تو پھر مقدمہ چورنگ ہو جاتا ہی کوئی اپنی تلوار آزماتا ہی کوئی بندوق چلاتا ہی کوئی اپنے دست و بازو کی قوت دکھلاتا ہی حکام اسی کھیل وکود و تفنن طبع مین ہوتے ہین کہ مستغیث کا کام تمام ہو جاتا ہی ؛

سوم اگر ان دونون کامون سے کسی طرح نجات ملی اور قضارا دستاویز اسٹامپ ناقص القیمت پر نکلی تو اور لینے کے دینے پڑ گئے مخالف اوسکے قید ہونے کی راہ تکتے ہین اور وہ مستغیث بمشکل تک جرمانہ ادا کر کے چھوٹ آنے کو غنیمت سمجھتے ہین وہ بیچارہ عجیب کشمکش مین ہوتا ہی اور دعائین کرتا ہی کہ ای خدا اس مرتبہ تو مجھے عدالت کے خطرے سے بچالے آیندہ مین کبھی یہ رستہ نہ جھانکونگا ؛

پس اس قاعدے کی شکل ان اسباب سے اب یون ہو گئی ؛

مظلوم کو اعانت گورنمنٹ کی خرید کے پہونچانا

سیزدہم شورے کو پسند کرنا ؛

اس قاعدے کے استحسان کے تمام عقلا قائل ہین ؛

چہاردہم خیرخواہی رعایا محض اونکے فائدے کے لیے کرنا ؛

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی مین بھی ہوتا ہی مگر بجاے اونکے فائدے کے اپنا فائدہ ملحوظ رہتا ہی یہ غرض نہین ہوتی کہ اون پر احسان کیجیے اور اپنا فرض جو خالق کی طرف سے اونکی پرورش و نگہبانی کا ہی ادا کیجیے بلکہ یہ مطلب ہوتا ہی کہ اونکو دانہ پانی دیجیے اور مکر و بہانے سے بچا رکھیے پھر اون سے کچھ حاصل کیجیے ؛

پانزدہم رعایا کی فلاح کے واسطے اون کی کوشش کرنا ؛

اس قاعدے کے استحسان کا تمام عالم قائل ہے سلطنت دنیاوی بھی بہت کوشش کرتی ہے مگر اکثر
بے فائدہ و طول ہوتی ہے سلطنت آسمانی کے جو یہ اصول اسباب مین ہین وہ قابل عمل کرنے کے ہین
تصریح اوسکی کتب مین موجود ہے ہم اگر لکھین تو ایک کتاب ہو جاوے اور اصل مطلب رہجاوے ؛
شانزدہم تنعم اور استعمال پارچۂ ریشمی و ظروف و زیور نقرئی و طلائی بلکہ ہر قسم کے تکلفات سے
جسمین شائبہ ریا و عجب و تن آسانی و شکم پروری و طمع و حسد و بغض کا پایا جاوے احتراز کرنا ؛
ہفدہم سخت لذات و زہد و جفاکشی و بے تکلفی کی عادت کرنا ؛
ہیژدہم عزت میں شجاعت و نیک نیتی و وفاے عہد و توکل سے حاصل کرنا ؛
نوزدہم دنیا سے بقدر ضرورت تعلق رکھنا اوس سے محبت نکرنا اور اوسمین مبتلا نہونا ؛
یہ سب امور طریقۂ معاشرت سلطنت دنیاوی کے برخلاف ہین ؛
اور اوسکا قانون نجات تمام ادیان کے قانون نجات سے بہتر و آسان تر اور قریب القیاس
ہے چنانچہ اوسکو بھی ہم ایک تمہید کے ساتھ اس مقام پر کچھ بیان کرتے ہین ؛
واضح ہے کہ [illegible] منتظر تھے کہ ایک نجات دہندہ پیدا ہوگا جو توریت کے اون سخت احکام کی
تلافی کر دیگا جنکی تعمیل اونپر مشکل تھی جب عیسی علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ احکام الٰہی روح
اعمال [illegible] ہین اور دل سے قصد گناہ ہے اوسمین جو خیالات اور خواہشین پیدا ہوتی ہین احکام الٰہی
اون سب کی بازپرس کرتے ہین اور مین شریعت موسوی کو تکمیل کرنے آیا ہون اور تمام اون ثناخات
کو جسکا ذکر انجیل متی کے باب پنجم مین ہے بخوبی سمجھے تو بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ وہ مثل
ہے کہ روزہ چھوڑانے گئے تراویح اور گلے پڑی یا تو ہمکو توریت کے سخت احکامون کے
[illegible] آسانی کی امید تھی یا خطرات قلب کا مواخذہ اور سزا دہ ہو گیا مثلاً توریت مین خون کرنے پر
سزا ہوتی تھی اب یہ در پڑ گیا کہ جو کوئی کسی پر بے سبب غصہ ہوگا یا احمق یا واہی کسیکو کہیگا جہنم مین ڈالا جاویگا

یازانی بعد وقوع فعل زانی قرار پاکر مطابق حکم توریت کے لائق سزا تھا لیکن اب جو کوئی کسی عورت کو
بنظر شہوت دیکھے گا اوسپر جرم زنا متحقق ہوچکا اوسکی پاداش مین جہنم مین پڑے گا اسیطرح اکثر
مسائل مشکل انجیل سے سخت بدحواس اور متردد ہوئے اور یہ تردد اونکا گو حق بجانب تھا کہ خود عیسائیون
نے صرف حضرت عیسی کو مستثنی کرکے لکھاہی کہ اولاد آدم مین وہی ایک تھا جو گناہون سے پاک تھا
مگر یہ مصیبت اونکو کسی نہ کسی طرح جھیلنی تھی بقول شخصے ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
نہ انکار نبوت اونکو مناسب نبی کا ایذا دینا لازم تھا ہر چند بعد ختم زمانہ حواریون کے عیسائیون نے
برخلاف تعلیم عیسوی پابندی شریعت کی بالکل چھوڑدی اور یہ عقیدہ تراشا کہ تثلیث کے
ماننے والے کو کوئی کام شریعت کا کرنا ضرور نہین ہی اوسکی نجات کو اسیقدر کافی ہوگا کہ وہ
آنحضرت کا مصلوب ہونا واسطے کفارہ گناہ امت کے اور لعنتی ہوکر تین دن دوزخ مین رہنا اور پھر جی اوٹھنا
یقین کرتا ہو مگر یہودیون نے مطلق التفات نکیا اور سمجھ گئے کہ یہ وہ نجات دہندہ موعود نہین ہی
اور عیسائیون کے ان عقائد کو پہلی باتون سے بھی زیادہ مشکل سمجھا اسواسطے کہ انسان کو خدا سمجھنا
اور تثلیث مین وحدت کا قائل ہونا ایسا محال تھا کہ عقل انسانی مین نہین آسکتا تھا لہذا انتظار اونکا
ختم نہوا اور بدستور دعائین ظہور سلطنت آسمانی کی کرتے رہے اس امر خاص مین ایماندار عیسائی بھی
اونکے شریک رہے کیونکہ اونکو یہ بات یاد تھی کہ حواری شریعت کے پابند اور سلطنت اور فتح کے
آرزومند صعود عیسوی کے بعد بھی تھے بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام مثل یوحنا کے منادی آمد آمد اونکی
پادشاہت کے آنے کی کرتے تھے اور اپنے شاگردون اور اصحاب کو نماز کی دعائین ان الفاظ سے
سکھایا کرتے تھے [کہ تیری سلطنت آوے تیرا مطلب جیسا آسمان پر ہے زمین پر بھی ہووے]
تو اس سے وہ سلطنت فرضی روحانی مسیح علیہ السلام کی خیال نہین کی جاسکتی جسکے قائل اس زمانے کے
عیسائی ہین اور وہ بخوبی جانتے تھے کہ نجات دہندہ بموجب ارشاد مسیح کے کوئی اور ہی جو بعد انکے آنیوالا

دنیاکو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کریگا ✤

پس جسطرح عقل اس نقل کو باور کرتی ہی کہ خالق اپنی مخلوق کی مغفرت کے واسطے دنیا مین ایک شفیع بھیجیگا اوسیطرح عقل اسکو بھی تجویز کرتی ہی کہ وہ شفیع المذنبین نہ فرشتہ نہ خدا نہ روح القدس بلکہ انسان ہوگا اور اوسکی قوتین سب مردون سے زائد ہونگی اور وہ خوبصورت بھی ہوگا خوبصورت اس لیے کہ ہر زن و مرد اوس سے رغبت کرے کوئی وجہ تنفر کی پیدا نہو انسان اس لیے کہ متکیف بکیفیات و متاثر و متاذی تمام واردات انسانی کا ہو اور قوتین کامل اسواسطے کہ اپنے خیالات اور خواہشون پر جو اعلی درجے کے ہین دوسرون کے خیالات اور خواہشون کو قیاس کیا کرے کہ کون بات انسان سے رک سکتی ہی اور کون نہین اور کون اختیاری ہی اور کون اضطراری جو رک سکتی ہی اور اختیاری ہی او سکے وسائل انسداد کیا ہو سکتے ہین مثلاً عورتون کا بن ٹھن کر سوار ہو کر بے محابا نکلنا اور اونکا اختلاط غیر مردون سے کرنا اسمین جس ایک بات کا خوف ہی وہ فقط پردے سے مٹ سکتا ہی مگر اسمین جو ایک حالت اضطراری ہی کہ وہ رک نہین سکتی یعنی بمجرد نگاہ کے بدخیال دل مین آنا اوسکے لیے خدا سے درخواست کرے کہ اونکے معافی کا قانون ایسا اور ویسا ہونا چاہیے گویا اوسکا قلب مجموعہ تمام مخلوق کے قلبونکا ہوگا اور وہ ایک زبان تمام زبانون سے عذرخواہی کریگی پس ٹھیک تعبیر لفظ وکیل کی جسکا ذکر انجیل مین ہی جیسے اس موصوف پر صادق آتی ہی ایسی کسی دوسرے پر نہین ✤

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باین صفات مبعوث ہوئے اونھون نے یہ ارشاد فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اور مین وہی ہون جسکے تم منتظر تھے مین اپنی طرف سے کچھ نکہونگا جو خدا اپنا کلام میرے موتہہ مین ڈالیگا وہی کہونگا اگر اپنی طرف سے کچھ کہون خدا مجھے مار ڈالیگا چنانچہ حق سبحانہ تعالی اسکی خبر قرآن مین دیتا ہی آیۂ کریمہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی اور پھر یہ بھی ارشاد کرتا ہی وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا

بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ اور یہی مضمون
توریت کی کتاب استثنا کے باب ۱۸ مین ہے ۱۸ اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی
برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے مونہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اونسے
کہیگا ۱۹ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنھین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسکا حساب
اوس سے لونگا ۲۰ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا
مینے اوسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے وہ نبی قتل کیا جاوے فقط

اور یہ فرمایا کہ خدا اپنے بندونکو آزاد اور اونکو نجات دیا چاہتا ہے جو قانون اونکے واسطے دنیا مین مقرر
کریگا اوسی بموجب آخرت مین جزا و سزا ہوگی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ اور توریت کے وہ
احکام جو بنی اسرائیل پر شاق تھے بدل دیگا اور جس حکم کی تعمیل امت پر گران ہوگی اور اوسمین تخفیف
وحی کے زمانے تک چاہا کرینگے نہ کیجائیگی اس مین انتے حکم سے پہلا حکم منسوخ یا نسیا منسیا ہو جایگا
فاقروا ان شئتم مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ
أَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کیونکہ اللہ کو آپ و نیز آسانی منظور ہے حکومت اور سختی منظور نہین
يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا مگر یہ سب اونکی خاطر ہے جو خدا اور
اوسکے رسولون اور کتابون اور ملائکہ اور قیامت کے ہونے پر یقین رکھینگے اور یہ بھی اون پر
انعام عموماً ہوگا کہ اگر وہ ایک نیکی کرینگے دس شمار ہوگی اور ایک بدی ایک ہی تصور ہوگی چنانچہ
حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا اور اگر وہ بدی کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو کچھہ نہ لکھا جائیگا اور جو نیکی
کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو ایک نیکی اونکو دیجائیگی اونکو ہر تکلیفات دینی اور دنیاوی مین ثواب
دیا جائیگا اور گناہ اونکے حبط ہوا کرینگے اور اونکو یہ بھی اختیار دیا جائیگا کہ اپنی نیکیون مین

دوسرونکو شامل کرین غرض ونکو ہر ایک چھوٹے کاموں مین بڑا اجر ملیگا کما قال النبی صلی اللہ
عَلَیہِ وسلم عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ
فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ
وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ
عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ
مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِّصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ
النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ
لِیْ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ
یَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ
الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَھَلْ
ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وہذا منقول عن عیسی علیہ السلام فی الباب العشرین من انجیل متی مگر اسقدر یاد
رکھنا چاہیئے کہ حضرت بطرس حواری نے جو رولڑکے بہن بھائی ماں باپ گھر بار مال و دولت
جو کچھ کہ اونکے پاس تھا آنحضرت کے پیچھے سب چھوڑ دیا تھا تب آپ نے اونسے مخاطب ہو کر
ارشاد کیا کہ ایسے لوگونکو سوگنا اسکا ملیگا پھر بہت سے جو پہلے ہین پچھلے ہو جاوینگے اور جو
پچھلے ہین پہلے ہونگے یعنی پچھلے اگر اتنا کرینگے تو سوگنا اسکا پاوینگے اور تم ایسونکو باندازہ عمل
ملیگا اوسیکو باب ۲۰ مین یون ارشاد فرمایا ہی ۱ کیونکہ آسمان کی پادشاہت اوس صاحب خانہ کے
مانند ہی جو تڑکے باہر نکلا تا کہ اپنی تاکستان مین مزدور لگاوے ۲ اور اوسنے مزدورونکا ایک
ایک دینار روزینہ مقرر کرکے اونھین تاکستان مین بھیجا ۳ اور اوسنے پہر دن چڑھے

باہر جاکر اور ونکو بازار مین بیکار کھڑے دیکھا۔ ۴۔ اور اونسے کہا کہ تم بھی تاکستان مین جاؤ اور جو کچھہ واجبی ہی تمھین دونگا سو وہ گئے۔ ۵۔ پھر اوسنے دوپہر اور تیسرے پہر باہر جاکر ویسا ہی کیا ۶۔ ایک گھنٹہ دن رہے پھر باہر جاکر اورونکو بیکار کھڑے پایا اور اونسے کہا کہ تم کیون یہان تمام دن بیکار کھڑے رہتے ہو۔ ۷۔ اونھون نے اوس سے کہا اس لیے کہ کسی نے ہمکو مزدوری پر نہین رکھا اوسنے اونھین کہا تم بھی تاکستان جاؤ اور جو کچھہ واجبی ہی سو پاؤگے۔ ۸۔ جب شام ہوئی تاکستان کے مالک نے اپنے کارندے سے کہا مزدورونکو بلا اور پچھلون سے لیکر اونکی مزدوری دے ۹۔ جب وے جنھون نے گھنٹہ بھر کام کیا آئے تو ایک ایک دینار پایا ۱۰۔ جب اگلے آئے اونھین یہ گمان تھا کہ ہم زیادہ پاوینگے پر اونھون نے بھی ایک ایک دینار پایا۔ ۱۱۔ جب اونھون نے یہ پایا تو گھر کے مالک پر بہت گڑگڑائے۔ ۱۲۔ اور کہا پچھلون نے ایک ہی گھنٹے کا کام کیا اور تو نے اونھین ہمارے برابر کردیا جنھون نے تمام دن کی محنت اور دھوپ سہی ۱۳۔ اوسنے اونمین سے ایک کو جواب مین کہا ای میان مین تیری بے انصافی نہین کرتا کیا تو نے مجھہ سے ایک دینار پر اقرار نہین کیا۔ ۱۴۔ تو اپنا لے اور چلا جا پر مین جیسا تجھے دیتا ہون پچھلے کو بھی دونگا۔ ۱۵۔ کیا مجھے روا نہین کہ اپنے مال سے جو چاہون سو کرون کیا تو اس لیے بری نظر سے دیکھتا ہی کہ مین نیک ہون۔ ۱۶۔ اسی طرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے ہین فقط

اور یہ ارشاد کیا کہ مسلمانونکو میری اور خلفاے راشدین مہدیین کی تبعیت لازم ہی وہ اسمین ثواب پایا کرینگے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اسواسطے کہ مین پیغمبر ہون اور خلفا میرے وہ لوگ ہین کہ اونکے نیکی کو تقوے کو خدا جانچ چکا ہی وہ وہی کرینگے جو ثواب ہوگا باقی اور تمام امور جسکو اکثر مسلمان اجماع سے

مطلب [illegible] نفع [illegible] اور طریقہ [illegible] چال اعمال اور روش خلفا [illegible] نیک چلنی کی ۱۲
ف اس ارشاد سے حصول ثواب مین بڑی وسعت اور کشادگی [illegible] مین [illegible] آسانی ہوگئی

بنیک نیتی ورعایت اصول شریعت اچھا یعنی مباح و مندوب ٹھہراوینگے وہ خدا کے نزدیک بھی
ویسا ہی ہوگا اور جسکو برا گنینگے وہ برا مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ
وَمَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحٌ مؤید اسکے بھی و لوگ ترجمان غیب ہونگے
اونکی جماعت پر خدا کی مدد ہوگی یَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ اسی مضمون کا اشارہ ہے +

اور یہ فرمایا کہ قیامت مین معصوم لڑکون کی عصمت اونکے ماں باپ کو اور ہمسایے کی فاضل نیکیاں
ہمسایونکو دلوادینگا شہیدونکی نیکیاں سو آدمیون کے واسطے کافی ہونگی اسیطرح اور بہت لوگ
ہین جنکی نیکیاں ایکدوسرے پر منتقل ہونگی اوسکی تصویر یہ خیال مین آتی ہے کہ اوس دن شفیع المذنبین کا
یہ کام ہوگا کہ خدا سے مقام محمود مین اذن لیکر مطابق قانون مقررہ کے ہر ایک کا حساب کرائینگے
جسکی نیکی کم پڑے گی اوسکو دوسرون سے دلوادینگے اور جنکا کہین ٹھکانا نہوگا اونکو اونکی
نیکیاں کفایت کرینگی کہ اونکے گناہ اگلے پچھلے بموجب ارشاد باری کے سب معاف ہو چکے ہین
اسیطرح گنہگاران امت الا ماشاء اللہ رستگاری پاتے جائینگے وللہ در قائل شعر شنیدم
کہ در روز امید و بیم + بدان را بہ نیکان ببخشد کریم + اَللّٰهُمَّ اٰمَنَّا وَزِدْنَا مَحَبَّتَهٗ وَارْزُقْنَا
شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ +

اور پھر یہ بھی کہدیا مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ
اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا +

یہ سنکر یہود و نصاری جو سچے آرزومند اس سلطنت آسمانی کے اور صدق دل سے طالب
نجات تھے فوراً پہچان گئے کہ جسکے ہم منتظر تھے وہ ذات بابرکات یہی ہے اور وہ قانون جس سے
پھانسیاں ہمارے گلون سے اوترتی ہین یہی قرآن شریف ہے نظم از طرف چمن نسیم اقبال وزید
در گلبن امید گل لطف دمید + یعنی کہ زحسن طالع و بخت سعید + پروانۂ التفات عام تو رسید +

اونکی شان مین حق سبحانہ تعالی فرماتاہی اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ +

مرحبا و مبارکباد اون سعادتمندون کو ہماری اور تمام امت کی طرف سے کہ خدا نے محض اپنی عنایت سے اونکے بوجھ اوتارے اور اونکے گلون سے پھانسیان چھوڑا دین توریت اور انجیل کے جن سخت احکامون کے وہ مکلف تھے وہ بآسانی بدل دیے +

اور جنکی آنکھین ضلالت تقلید اور تعصب قومی اور حسد بیجا سے اندھی تھین وہ طرح طرح کے شبہات مین مبتلا ہوکر اوسی دلدل مین پھنسے رہے جس سے خلاص ہونے کی امید نہین ہی اونکی بدنصیبی پر رونا آتا ہی +

مسلمان دعوی کرتے ہین کہ ابو البشر آدم کی اولاد مین جتنی سلطنتین آج تک قائم ہوئی ہین اون سب مین موافق مرضی جناب باری مطابق فطرت انسانی کے یہی ایک سلطنت ہی جسکو ہم لوگ خلافت اسلامی کہتے ہین اور انبیاؤن نے اوسکا نام سلطنت آسمانی یعنی وسیلہ نجات رکھاہی اور اس سلطنت کے اصول ایسے پاکیزہ اور دلچسپ تقاضاے روح کے رفع کرنیوالے ہین جو کسی دوسری سلطنت کے نہین اور اسی سلطنت نے خلق خدا کے عموما اور بنی اسرائیل و عیسائیون کے خصوصا بوجھ اوتارنے اور پھانسیان اونکے گلو سے نکالنی اور اونکی آزادی دارین کی کوشش کی ہی یہی سلطنت ہی جس مین امراض روحانی اور آلام جسمانی دونونکا علاج ہوتاہی اوسمین احکام روحی و جسمی و مسائل نوعی و صنفی سب کچھہ موجود ہین دیدہ بصیرت چاہیے تو یہ دعوی اونکا نہایت صحیح و سچا ہی +

مسلمانونکو لازم ہی کہ بمنطوق آیۂ کریمہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ
اپنے نبی کی اتباع مین کوشش کرین اگر بقصد اتباع پیغمبر کیا ہی بہ حقیقت اور چھوٹا کام کرینگے بہت
بڑا اجر پائینگے مثلاً اگر جوتہ پہنیں بائین سے اور کرتہ یا انگرکھا داہنی طرف سے پہنینگے جب تک
بدن مین ہیگا ثواب لکھا جائیگا اگر حاجت بشری بھی بوضع مسنون روا کرینگے تو اوسمین بھی
مستحق حسنات ہونگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر گوٹ مار کر بیٹھا کرتے تھے زمین یا دسترخوان پر
اپنے ہاتھ سے کھانا کھایا کرتے تھے اور پھر اونگلیون اور برتن کو چاٹتے بھی تھے اگر تم بھی ایسا ہی
کروگے تو خانقاہ اور مدرسہ کی تعمیر سے زیادہ ثواب پاؤگے یہ نخیال کرو کہ مسنونی کھانا مسنون
طور پر اور فرعونی کھانا فرعون کے طور پر کھانا چاہیے بلکہ جو تمسے ہو سکے اوسی ایک فعل کو کیا کرو
ہر چند تمکو ان حرکات سے بپاس خاطر دوسری قوم کے بہ تکلف قے آوے یا اڑ و کہ کوئی برا بھلا کہیگا
اور بچشم حقارت دیکھیگا مگر اپنی نجات کے واسطے چاروناچار سب کچھ کرنا ہی تم ناز کو عار سے اختیار نکرو
اور یہ حیلہ اوٹھاؤ کہ امور مباح کا کرنا نکرنا دونون برابر ہی بلکہ یہ سنت تمھارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہی اس ذریعے سے جس قدر غذا تمھارے پیٹ مین جائیگی اوس سے خلط صالح پیدا
ہوگا جو خدا کی طرف تمکو کشان کشان لیجائیگا اور تم اسپر مغرور نہو کہ اصل ہر شئی کی اباحت ہی یہ بڑی
گمراہی اور بڑا دھوکا ہی مسلمانون نے اس قاعدے کو عموماً نہین مانا اور اسکو بدلائل ثابت کیا ہی مگر
اسکو پھر ہم تمکو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی یاد دلائینگے اس مقام پر ہم اون عمدہ شبہات منکرین حقیقت اسلام کو
جو اونکی ہدایت کے حاجب ہوگئے ہین نقل کرکے اسلام کیطرف سے اوسکا جواب حقیقی دیتے ہین +

شبہۂ اول پیغمبر اسلام انسان تھے معصوم نہ تھے اور جو خود معصوم نہین ہی وہ گنہگارونکی
شفاعت نہین کر سکتا شبہۂ دوم پیغمبر اسلام نے کوئی معجزہ نہین دکھلایا شبہۂ سوم پیغمبر
اسلام نے بزور شمشیر اپنا دین پھیلایا شبہۂ چہارم اپنے ملکوں میں حکومت کو پیغمبر اسلام نے

لونڈی غلام بنانیکا حکم دیا اور شوہردار عورتونکو جو جنگ مین اسیر آتی تھین اپنے لشکریونپر حلال کردیا۔

جواب شبہۂ اول فی الحقیقت پیغمبر اسلام انسان تھے صدور گناہ اونسے ازراہ بشریت ممکن تھا مگر حق سبحانہ تعالی نے اونکی عصمت کا گناہون سے یہ بندوبست کیا کہ جب اونکو چند روز اپنے ہم جنسون کی صحبت سے گذرتے اور بمقتضاے بشریت کچھ لگاؤ حضرت قدس سے کم ہوجاتا اور قلب پر غین آنے لگتا تب فرشتے آتے اور اوس آلودگی اور نقطۂ سیاہ کو آب رحمت اور مغفرت سے دھوڈالتے اور پھر اوسمین حکمت اور نور بھر کر کبھی مجرد روح اور کبھی روح اور جسم دونونکو عالم قدس کی سیر اور پاک روحون اور فرشتون سے ملاقات کرالاتے تاکہ انسانونکی صحبت کی تلافی کامل اور فیض صحبت روحانیونکا انسانون کے ہم نشینون پر غالب ہوجاے مسلمان اسی حالت کو معراج کہتے ہین اور اسیطرح تعدد معراج کے قائل ہین بلکہ بعضے یہانتک کہتے ہین کہ کسی ایک سفر مین وہ جناب احدیت سے بھی بلاواسطہ ہمکلام ہوے اور قانون نجات کی وسعت کو بمزید اطمینان خود دریافت کر آئے لیس وہ حالت قدوسیت کی رفتہ رفتہ جو دنیاوی تعلقات سے کم ہوجاتی تھی اور بشریت اپنا گھر کرتی جاتی تھی اوسکو جناب باری عزاسمہ نے محض اپنے فضل و کرم سے معاف کردیا چنانچہ قرآن مین فرماتا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ۔

اور یہ سب بندوبست اپنے بندونکی نجات کے واسطے فرمایا تاکہ اونمین قابلیت حضور مقام محمود اور عرض و معروض کی باقی رہے نظیر ایسے واقعات کی دنیا مین بھی موجود ہی کہ بادشاہان دنیا واسطے انکشاف مقدمہ یا کسی اپنے خاص انتظام سلطنت کی مصلحت سے اسی ایک مجرم کا قصور معاف کرکے اوس سے اپنا کام لیا کرتے ہین اور پھر اوسکو اور مجرمون سے ملنے نہین دیتے اور اگر ملنا اوسکا کبھی قرین مصلحت ہوتا ہی تو کیسی کیسی احتیاطین کرتے ہین سپاہی جدا اوسکی تاک

رکھتے ہین مخبر علیحدہ اونکی باتین چھپ چھپ کر سنا کرتے ہین تاکہ اوسمین رنگ مجز مونکانہ جمنے پاوے
اور قابلیت راست گفتاری کی جسکی تعلیم دربار مین ہوچکی ہی زائل نہوجاوے ❊

مسلمان کہتے ہین کہ ان سب امور کا مان لینا اونکو آسان ہوگا جو عیسی علیہ السلام کے مشکل مسئلہ
الوہیت اور بیگناہی اور تثلیث فی الوحدت کا اقرار کرتے ہین ❊

یہ تو ہمنے سب موافق عقیدۂ اہل اسلام کے بیان کیا مگر ہم اوس شبہہ کو اگر منکرین کے کہنے کے بموجب
تسلیم بھی کرلین تب بھی ہم پیغمبر اسلام کے شفیع المذنبین ہونے کے منکر نہونگے اسواسطے کہ
جو شکل ہمنے شفاعت کی اوپر بیان کی ہی اوسکے واسطے بجمیع الوجوہ معصوم ہونا شفیع المذنبین کا
ضرور نہین ہی بلکہ جو قانون شفیع المذنبین کے وسیلے سے ہم تک پونہچا ہی وہ خود نجات کو کافی ہی
اونکے ہم مسلمان احسان مند ہین کہ اونکی کوششون نے ہم پر بڑی آسانی کردی اور نجات کا رستہ دکھادیا

جواب شبہہ دوم معجزہ و کرامات بمنزلہ ایک تمغہ کے ہی جس سے اہل تمغہ کا تعلق سرکار سے
ہونا ثابت ہو پس یہ تمغہ جو پیغمبر اسلام کے پیشتر انبیا آئے تھے اونکو دیا گیا تھا کہ وہ دنیا مین خدا کیطرف
سے وعظ و نصیحت کرین اور جب اونسے اونکے ذاتی اعتبار کی گفتگو کیجاوے تب وہ تمغہ
دکھاوین لیکن بندون نے اونکی پند و وعظ کی کچھہ توقیر نہ کی بلکہ اونمین سے کسیکا سر پھوڑا کسیکو
مارڈالا کسیکو بے حرمت کیا اور اونکے تمغونکا جعل بنا لیا اس حیلے سے تعمیل حکم سے وہ باز رہے
جب لوگون نے ایسا کرنا شروع کیا تو ہر ایک انبیا نے یہ اونکو خدا کی طرف سے سنا دیا کہ چند
روز مین ایک سردار تمپر مقرر ہوگا اگر تم اوسکا کہنا نہ مانوگے تو سزا پاؤگے جیسا کہ توریت کی
کتاب استثنا کے ۱۸ باب اور اشعیا نبی کے باب چہل و دوم اور اناجیل کے متعدد مقامات
خصوصًا انجیل مرقس کے باب دوازدہم و دیگر کتب انبیا مین تمنے پڑھا پس جب وہ سردار دنیا مین
آیا تو مخلوق نے موافق الف عادت اپنے معجزہ مانگنا شروع کیا اوس سردار با عز و تمکین نے

ارشاد خداوندی ہی بنایا ہی [illegible]

اب تمکو کوئی نقصان تمہارے امر سے پہونچ نہ سکیگا کہ تمہارے اگلے اہل تقوا کو جھٹلا چکے ہیں
تم ہمکو مثل اہل تقوا کے نہ سمجھو ہم تمہارا امر موقوف نہ کرینگے تم تصدیق یا تکذیب کروگے کیونکہ
ہمکو حکم ہی قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ تم وعدہ اسی بات کا کرو
یا ہماری پند و وعظ پر عمل کرو یا ذلیل ہو کر فرمان برداری کرتے رہو ورنہ قتل ہوسکے اور مال جمع تھا
لوٹا جائیگا مال و بچے تمہارے اسیر ہونگے کیا تم اپنے معاملات دنیوی میں غور نہیں کرتے کہ جب
بادشاہی اہلکاروں سے کوئی ماتحت سرکشی کرتا ہی تو بعد تفہیم و افہام انجام کار بادشاہ اپنے کسی
معزز و معتمد کو مع فوج بھیجکر اوسکی سرکوبی کرتا ہی اوسوقت اوس معزز و معتمد سے کوئی نہیں
کہہ سکتا کہ تم اپنا اعزاز و اکرام ظاہر کرو یا بادشاہی تمغا دکھاؤ اور نہ اس گفت و شنود کا وہ وقت ہوتا ہی
مگر ہاں قطع حجت کو ہم تمسے یہ کہے دیتے ہیں کہ ہمارے جہان کی سرداری اور ہماری فوج جرار کو
اہل تقوا پیغمبر مشتہر کر چکے ہیں اور تمہارے اگلوں نے ہر ایک نمونے کا جعل بنا لیا تھا اب تم ہماری
سند تقرری کا جو قرآن ہی جعل بناؤ تو ہم جانیں ۔ وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ
عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝

مسلمان کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام سے یوں تو صدہا معجزے صادر ہوئے کہ اوسکا ذکر قرآن اور
حدیث اور کتب تواریخ میں تصریح موجود ہی لیکن اگر وہ بمقابلہ کفار ہمیشہ اپنے معجزے پیش
کیا کرتے تو اونمیں اور انبیاؤنمیں کچھ فرق نہوتا حالانکہ وہ شفیع المذنبین اور محبوب رب العالمین
تھے اونکا مرتبہ سب سے اونچا اور اونکا بول بالا تھا نظیر اسکی دنیا میں یہی کہ مذکوریوں کو جکنا

مہری اور چپراسیونکو چپراس اور چوبدارونکو عصا اور سوارونکو وردی اور گھوڑا یا سانڈنی سے لوگ پہچانتے ہین مگر جب جناب ویسرائے و نائب السلطنت کشور ہند تشریف لاتے ہین تو اونسے کوئی تمغہ یا وردی واسطے شناخت عہدۂ گورنری کی نہین مانگتا بلکہ اونکی شناخت کے واسطے وہی اطلاع کافی سمجھی جاتی ہی جو قبل نزول اجلال اونکے جانب ملکہ معظمہ سے مشتہر ہوگئی ہی گو اوسمین اونکا چہرہ اور خط و خال اور زمانہ تشریف آوری کا مشرح نہین لکھا ہوتا اور جو کوئی ایسی جرأت کرے تو وہ یا مجنون ہوگا یا گستاخ واجب التعزیر اور اگر گورنر بھی اونکی ایسی مہمل باتونکا ہمیشہ جواب دیا کرے تو وہ اور عمدہ کامون سے بالضرور معطل رہے گا +

جواب شبہہ سوم مسلمانون نے اپنی کتابون مین بدلائل منکرین کو معقول کردیا ہی مکو تمامہ اوسکا نقل کرنا اس مقام پر فضول معلوم ہوتا ہی مگر تاہم اسقدر لکھتے ہین کہ اس باب مین اگر بحث ہی تو اسی کی کہ یہ خونریزی انسان کی جائز ہی یا نہین ہر گاہ تم ای بندگان خدا ملک بڑھانے اور خزانہ جمع کرنے کے واسطے خونریزی کیا کرتے ہو تو پھر کیا اعتراض اوس شخص پر کروگے جو دنیاوی غرض سے علحدہ ہوکر باغیان شاہنشاہی کی سزا دیتا ہو اور اقبال عبودیت کرانے کے واسطے اونکو زیروزبر کرتا ہو اسواسطے کہ جس بات کی فہمایش پانچ چھہ ہزار برس پیشتر سے معرفت انبیا کے ہو رہی اور اوسکا نتیجہ مفید نہ نکلا تو اونھین باغیون کی سزادہی کے واسطے یہ سلطنت مقرر ہوئی اسکا کام ہی کہ وہ اپنا لوازم منصبی بخلوص نیت ادا کرے اور ثبوت اوسکے اخلاص کا یہ ہی کہ جس بادشاہ یا تاجدار نے خدا کی خالص وحدانیت اور اوسکے رسولون کی رسالت کا اقرار کرلیا پھر اوسکے ملک و دولت و جاہ و جلال و زن و فرزند کی مسلمانون نے کچھہ طمع نہین کی اگر اونکو کچھہ طمع دنیاوی یا اپنی ناموری مقصود ہوتی تو اپنا فائدہ کیون چھوڑتے اور پیغمبرون کی کتابون مین کیون اونکی تعریف ہوتی مگر جبتک شبہہ ہم عیسائیون کی زبان سے سنتے ہین اور اونکی تصنیفات مین لکھا دیکھتے ہین

تو بڑی ہنسی آتی ہی اسواسطے کہ بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے اونکے پیشواؤن اور بادشاہون نے
واسطے اجراے عقیدۂ تثلیث وغیرہ کے جسکی کچھ اصل نہ تھی وہ خون ریزی کی ہی جسکی انتہا نہین ہی
اور یہی باعث اونکی ترقی عقائد کا ہوا تو اونکو اس باب مین لب ہلانا جائز ہی نہین ہی +

جواب شبہۂ چہارم ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ سلطنت آسمانی اور سلطنت دنیاوی سنے اپنے
باغیون کی سزا قید بھی تجویز کی ہی اور قید [جس حیثیت سے فی الحال اوسکا رواج ہی] اور غلامی کا
مآل ایک ہی ہی اسیواسطے اسیر کا اطلاق عبد پر بھی کیا جاتا ہی خواہ وہ اسیر زن ہون یا مرد چنانچہ صراح مین
اسیر بمعنی بردہ کے لکھے ہین پس مسلمان لونڈی غلام بنانا اور بعد گرفتاری اونکی عورتون کو اونکے
نکاح سے نکل جانا فقط اونھین باغیون کی سزا خاص سمجھتے ہین جسکا ذکر اوپر ہو چکا نہ کسی دوسرے
مجرمون کی اور یہ نہ برخلاف عقل کے ہی نہ نقل کے +

عقل کے برخلاف اس سبب سے نہین ہی کہ لونڈی اور غلام بنانے کا رواج یونانی ایرانی
رومی مصری ہندی یہودی عربی ترکی تاتاری غرض کل ملک و قوم مین ابتدا سے اب تک
ایک حالت سے چلا آتا ہی اور ہر ایک قوم کی کتابون مین اونکے احکام جدا جدا محفوظ ہین حضرت
ابراہیم و اسحق و یعقوب علیہم السلام سے لیکر حضرت عیسی علیہ السلام تک بعض نبی ایسے تھے
جنسے خدا نے مونہہ در مونہہ باتین کین اور اپنے احکام لکھکر اونکو دیے اور اونکو محض دنیا کی ہدایت
اور تمام بداخلاقیون کے دور کرنے کو بھیجا اور بعض بقول عیسائیون کے خود خدا تھے جو اپنے
بندون سے بالمشافہہ کلام اور اونکو اخلاق حمیدہ سکھلاتے تھے اور روحانی تعلیم کیا کرتے تھے +
اور صحرا نشینان نسل قیدار سے لیکر حکماے یونانی و مصر و ہندوستان و تاتار تک کسی نے
اس بات کا اشارۃً تک نکیا کہ غلامی تمام برائیون کی جڑ اور تمام بداخلاقیون کی مان اور اخلاق حمیدہ
کی دشمن برخلاف مرضی خالق و فطرت انسانی کے ہی بلکہ برخلاف اوسکے اونکی کتابون مین

احکام اونکے لکھے دیکھتے ہین کیا چھ ہزار برس تک تمام مخلوق حتی کہ انبیا اور اولیا اسی گمراہی
اور اسی کیچڑ مین پھنسے رہے اور خدا نے اونمین سے کسی پر الہام نکیا اور نہ کسی حکیم کو اپنی مرضی سے
آگاہ کیا آیا یہ خطا خدا سے عمدًا ہوئی یا سہوًا انہین نہین خدا خطاؤن سے مبرا اور تقصیرون سے
پاک اور صاف ہے یہ خطاے حاسدانہ و کفر خوشامدانہ اون مقلدین کا ہے جو تقلید صحابہ و مجتہدین
و علماے ربانیین کی عار اور خود رایان کی باعث افتخار جانکر اس شعر پر عمل کرتے ہین شعر
اگر شہ روز را گوید شب ست این * بباید گفت اینک ماہ و پروین * ثبوت اسکا یہ ہے کہ تمام اہل اسلام
جسطرح خدا کی وحدانیت کے اوسیطرح موسی علیہ السلام کی رسالت اور توریت کے کلام
الٰہی ہونے کے قائل ہین پس توریت کی کتاب استثنا کے درس ۱۰ سے ۱۳ تک مین یہ لکھا ہے
اور جب تو لڑائی کے لیے اپنے دشمنون پر خروج کرے اور خداوند تیرا خدا اونکو تیرے ہاتھون مین
گرفتار کرے اور تو اونھین اسیر کر لائے اور اون اسیرون مین خوبصورت عورت دیکھے اور تیرا جی اوسے
چاہے کہ تو اوسے اپنی جورو بناوے تو تو اوسے اپنے گھر مین لا اوسکا سر منڈوا اور ناخن کٹوا تو
وہ اپنا اسیری کا لباس اوتارے اور تیرے گھر مین رہے اور مہینا بھر اپنے باپ اور اپنی ماں کے سوگ مین
بیٹھے بعد اوسکے تو اوسکے ساتھ خلوت کر اور اوسکا خصم بن اور وہ تیری جورو بنے انتہی بلفظہ *
اور جو لوگ توریت کی تحریف لفظی کے قائل نہین ہین وہ اپنے عنوان رسالہ ابطال غلامی مین بڑی
دریدہ دہنی و بے باکی سے یہ تحریر فرماتے ہین *
جو امور کہ لونڈیون اور قیدی عورتون اور بیگناہ اہل عصمت کے ساتھ جائز سمجھے جاتے ہین
کیا وہ حقیقت مین نیک ہو سکتے ہین کیا وہ باتین حرکات بہائم سے کچھ زیادہ رتبہ رکھتی ہین کیا وہ
کسی مذہب کے سچے ہونے اور خدا کی دی ہوئی ہونیپر دلیل ہو سکتی ہین وہ دنیا کی آنکھ مین اوس
مذہب اور اہل مذہب کی نیکی بٹھا سکتی ہین حاشا و کلا بلکہ ایک لمحے کے لیے بھی یہ بات نہین مانی جا سکتی

کہ سچا مذہب جو خدا کیطرف سے اوترا ہو اوسمین ایسے امور جائز ہون انتہی بلفظہ +

اب ہم پوچھتے ہین کہ بنی اسرائیل کا خدا اور اونکے انبیا اپنے گروہ کو بدیان او زناکاری و وحشیانہ فعل سکھایا کرتے تھے اور کیا اوسوقت مین اونکا مذہب سچا مذہب کہلاتا تھا کیا اوسوقت وہ تمام قومون سے افضل اور تربیت یافتہ نتھے کیا اون پر خدا کا پیار نہ تھا انتہی میرے اللہ جو کچھ اوسوقت کی شریعت تھی سب ٹھیک اور صحیح تھی اور جو قول و فعل انبیا کا تھا وہ سب نیک اور خدا کا بتلایا ہوا تھا اس سے یورپین کو بھی انکار نہین ہے مگر اونکی خوشامد فی محلہ نے اونکو گمراہ کر دیا اونکے بادشاہ نے تو خیال بدسلوکی مالکان کے اس طریقے کو مسدود کر دیا مگر اونھون نے اونکی خوشنودی کے واسطے اتنا فقرہ اور بڑھا دیا کہ غلامی فی نفسہٖ بذات خود گناہ ہے اور اونکو بدسلوکی سے رکھنا دوسرا گناہ ہے کاری شعر بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ + پھر انسان کے قدرتی تعلقات کو دیکھو کہ عالم مین کس کثرت سے پھیلے ہوئے ہین فرضاً اگر وہ کسیطرح موقوف ہوجائین تو انتظام عالم درہم و برہم ہوجائے انسان اور بہائم مین کوئی فرق و امتیاز نرہے مثلاً عورت کو جو تعلق اپنے شوہر سے ہے اوسمین اور حالت غلامی مین کیا فرق ہے قانون انگلستان کے بموجب تو عورتونکو معاہدہ و کنٹرکٹ کا بھی اختیار نہین ہے قبل نکاح جو سرمایہ عورت کا تھا وہ بعد نکاح شوہر کا ہوجاتا ہے عورت اپنی خواہشون کو جو بیع کر چکی ہے کسی اور سے پورا نہین کرسکتی اوسکے اس روحی صدمے کو کیا پوچھنا ہے وہ بالکل خود مختار و مخلی بالطبع نہین ہوسکتی اگر ہوجاوے تو تمام حقوق شوہری ضائع ہوجائین پھر نہ شوہر شوہر رہے نہ جورو جورو +

یا لڑکونکو حالت طفولیت سے تا مرگ جو علاقہ اپنے ماں باپ سے رہتا ہے وہ دنیوی معاملات مین نہین آسکتا حتی کہ بدون اجازت والدین وہ کوئی فعل بنیاوی بحفظ حقوق نہین کرسکتے +

یا نوکرون کے تعلقات اپنے آقاؤن سے کچھ غلامی سے کم ہین آیا کوئی نوکر بحالت نوکری کہین جاسکتا ہو
یا اپنے فائدے کے واسطے اپنے محل حکومت مین کوئی بیوپار خصوصًا نوکر سرکار یا وہ اپنے لوازم منصبی کے
ادا کرنے سے کسی وقت تکرار یا انکار کرسکتا ہی کیا بعوض چند درہم و دینار کے نوکر اپنا گوشت و پوست
اور سارے عیش و عشرت و جان گورنمنٹ کی اغراض دنیوی پر دیدہ و دانستہ بلا لحاظ جا و بیجا کے
نثار نہین کرتا اور اسی بات کا اوس سے اقرار نہین لیا جاتا کیا یہ بیع و شرا انسان کی نہین ہی
یا ممکن ہی کہ ایسا فرجداری سورشتہ (؟) و ٹھر کرکے تا انقضاے مدت لوٹ آوین کیا یہ آزادی کا گرو ہونا نہین ہی
یا رعایا کو جو تعلق گورنمنٹ سے ہی کیا حالت غلامی اوس سے بڑھکر ہی کیا ہم اپنی کمائیو سے
گورنمنٹ کی خدمتگذاری پر مجبور نہین کیے گئے کیا ہم بلا اجازت گورنمنٹ کی مسلح رہ سکتے ہین
کیا ہم وردی بحیثیت رعایا پہن سکتے ہین یا ہم نمک یا باروت بنا سکتے ہین اور افیون بیچ سکتے
ہین یا ہم کسیوقت گورنمنٹ کی اطاعت سے باہر ہو سکتے ہین کیا ہماری مجال ہی کہ ہم کسی عدالت مین
بلائے جائین اور نجائین یا ہمپر کوئی محصول مقرر کیا جاے اور نہ ادا کرین کیا بحالت قید کوئی معزز
شخص سڑک کوٹنے اور چکی پیسنے سے انکار کرسکتا ہی گو اوسکا پیشہ موروثی نہو کیا اوسکے حکم سے
عورت اپنے پیارے شوہر سے جدا نہین ہو جاتی اور فرزند اپنے مان و باپ سے علیحدہ نہین
کردیے جاتے کیا کسیکو نسلًا بعد نسل رعایا بننے کا شوق ہی کیا ہمجنسون کی حکومت کی برداشت کا ذوق
ہی اگر سچ پوچھیے تو جو رعایا سے گورنمنٹ کو فائدہ ہی وہ رعایا کو گورنمنٹ سے نہین غلامون کی
غور و پرداخت مالکون کے ذمے ہی وہ کام کرین یا نکرین نکمے ہون یا خوش سلیقہ اونسے کچھ فائدہ
ہوتا ہو یا نہو بوڑھے ہون یا جوان مگر گورنمنٹ اس بار کی متحمل نہین ہوتی اوسنے خاص اپنے نوکرونکو
مشکل شرطون کے ساتھ کچھ وظیفہ مین حیات دینے کا اقرار کیا ہی باقی اورون کے حقوق پرورش
اپنے ذمے نہین لیے لیکن ٹکس اور محصولات دیہی سے کسیکو آزاد نہین کیا افسوس اونکی جوانیون کی

قوتون کی کمائی کھائی جاتی ہی اور بڑھاپے مین اونکی خبر نہین لیجاتی +
مگر ہان سلطنت آسمانی کے قواعد جمہوری مین اوسکے گورنمنٹ کو اس نیکنامی حاصل کرنے کا البتہ موقع
دیا گیا ہی کما قال اللہ تعالی فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا
مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ چنانچہ پیغمبر اسلام اور اونکے خلفا اپنی بضاعت یا بیت المال
مسلمانان سے رعایا کا قرض اور اونکی وصیت مفلسون کی دیت عورتون کے مہر دیا کرتے تھے روپیہ
دیکر غلامان صالح کو جنکے مالک بدسلوکی کرتے تھے آزاد کردیتے تھے یتیم و محتاجون کی پرورش اپنے
ذمے لیتے تھے غرض وہ کسی ایسے کام پر بند نہ تھے اونکی دریادلی اور سخاوت اور خیرخواہی کی رعایا
ایسی شکرگذار تھی کہ یہود و نصاری تک جو اونکی پناہ مین تھے بلا نوکری اور لینے سفرخرچ کے
سرکاری لڑائیون مین اونکو مدد دیتے تھے +

ان سب باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ نہ غلامی اور نہ یہ سب تعلقات خلاف مرضی خالق اور خلاف فطرت
انسانی کے ہین بلکہ انسان کی آزادی جو مشہور کر رکھی ہی فقط اضافی ہی نہ مطلق پس ان سب تعلقات کو
پسند اور ایک تعلق غلامی کو ناپسند کرنا کیا سخن پروری سے کچھ زیادہ رتبہ رکھتا ہی +

ہمکو تو اون مدعیان اسلام پر رونا آتا ہی جو خوشامدانہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر کہتے ہین کہ حضور سچ فرماتے ہین
پیغمبر اسلام نے بھی ابتدا گو رسم جاہلیت اختیار کی تھی آخر کار جائز نہین رکھا اور یہ نہین سمجھتے کہ
دنیا مین جب تک بغاوت باقی ہی سزا بھی اوسکے ساتھ بحال ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ جرم کرنا موقوف نہو
اور سزا موقوف ہوجاے یہی سزا اکثر اوقات ذریعہ دریافت حقوق معبود ہوجاتی ہی نافرمانون کی
تعلیم کا اسلام نے یہی مدرسہ بنایا ہی اسمین فرمان برداری مالک کی سکھائی جاتی ہی اسمین حقوق
خالق و مخلوق کے یاد کرائے جاتے ہین +

افسوس کہ اونکو اختیار فعل جاہلیت کا الزام ناحق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگاتے اور

غلطبات کہنے شرم نہ آئی کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا حالانکہ
آنحضرت نے کوئی رسم جاہلیت کی اختیار نہین کی جسکی سند قولاً یا فعلاً کسی نبی سے پائی وہی جاری
رکھی حتی کہ منقول ہی کہ پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہلے بموافقت اہل کتاب کے سدل کرتے تہے جب
فعل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مانگ نکالنے مین متحقق ہوا تو اوسکو اختیار کیا گو مشابہ مشرکین عرب کے
تھا اسیطرح اسیران جنگ کا لونڈی غلام بنانا اور اونکی عورتون سے مباشرت کرنا یا اون اسیرونکو سزاے
موت دینا شریعت موسوی مین جائز تھا تو جب تک کوئی حکم پروردگار کا اس باب مین نہین آیا اونھین
دستورات پر نظر تھی گو وہ مطابق فعل جاہلیت یا موافق قوانین دیگر سلاطین زمانہ ماضیہ یا اوس قوم کے
ہوا ور یہ التزام بموجب حکم پروردگار کے تھا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ فقط +
اور نقل کے بھی برخلاف نہین ہی اسواسطے کہ توریت کے اکثر مقامات مین اسکا ذکر ہی اور اوسکی
منسوخیت کے اسلام کے مخالف بھی قائل نہین ہین لہذا ذکر کرنا اوسکا مفصل باعث طوالت ہی اور
قرآن مین بھی بہت آیات محکمات اس قسم کی ہین جن سے رقیت مستقبلہ کا ثبوت ہوتا ہی ازانجملہ آیہ
سورۂ نسا وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ +
ترجمہ اور نکاح بندھی عورتین مگر جنکو مالک ہوجائین تمھارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تمپر اور حلال
ہوئین تمکو جو اونکے سوا ہین یون کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو +
تفسیر والمحصنات معطوف ہی اور معطوف علیہ اسکا امہاتکم ہی جو پہلی آیت مین گذرا ای حرمت علیکم المحصنات
والمحصنات بفتح صاد مہملہ صیغہ جمع مؤنث اسم مفعول کا ہی اسکے معنی باعتبار لغت کے شوہر دار عورتون کے
ہین والمحصنات ای المتزوجات حصن بالکسر بمعنی پناہ ہکذا فی الصراح وفی القاموس الحصن بالکسر کل موضع
حصن لا یوصل الی جوفہ اور بمعنی پاکدامنی کے بھی آیا ہی یعنی اپنی شرمگاہ کو پناہ مین رکھنا خواہ بوجہ

یہ آیت سپارہ پانزدہم رکوع اول سورہ کہف میں ہے ترجمہ کیا بڑی بات نکلتی ہے ان کے منہ سے سب جھوٹ ہی جو کہتے ہیں

شوہر دار ہو جانے کے یا یون ہی یہ اصلی معنی محصنات کے ہین جسکے استعمال کے واسطے کسی قرینے کی حاجت
نہین ہی اسکے علاوہ جو معنی ہون مثل حرائر یا اسلام کے تو اوسکے واسطے قرینے کی ضرورت ہی من
النسا من بیانیہ ہی اور نسا ایک ایسا لفظ ہی جو حرائر اور آمار دونون کو شامل ہی مگر قاعدہ یہ ہی کہ مطلق
منصرف طرف فرد کامل کے ہوتا ہی اور فرد کامل مین ناقص شامل ہو جاتا ہی اس لیے اس سے مراد حرائر
لینا مناسب ہی پس معنی آیت کے یہ ہونگے کہ حرام ہین تمپر نکاح بند عورتین آزاد الا حرف استثنا کا
ہی اور ما موصولہ ہی اور ملکت صیغہ ماضی کا ہی نحوی ما موصولہ کے بعد ماضی کے معنی مضارع کے لیتے
ہین یہ قاعدہ مسلمہ ہی جسمین کچھہ اختلاف نہین ہی پس اس استثنا سے وہ آزاد عورتین شوہر دار جو مالک
یمین مین ہین یا آیندہ ہون حلال ہو گئین ؛
اور اگر محصنات کے معنی شوہر دار عورتون کے نہ لیے جائین تو وہ تحت مین [وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا
وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ] کے داخل ہو جائینگی اور یہ ایک قباحت ہی جسکی اصلاح نہین ہو سکتی اسواسطے
کہ سوا اس ایک مقام کے اور کہین قرآن شریف مین شوہر دار عورتون کی حرمت کا ذکر نہین آیا
بعض دانون نے جو محصنات کے معنی اس آیت مین آزاد عورتین اور ما ملکت ایمانکم سے وہ تعداد ازواج
کی جو خدا نے بتائی ہی یا وہ ملکیت جو بموجودگی ولی و شہود کے تمام شرائط نکاح کے پورے ہونے سے
ثابت ہوتی ہی لیے ہین اونھون نے اس لفظ کے چار معنی بیان کرکے اول آزاد دوم پاکدامن سوم
اسلام اور ہر ایک معنون کا ثبوت آیات قرآنی سے دیکر چہارم شوہر دار اور اوسکی کوئی نظیر قرآن
نہ لکھکر بڑے اصرار اور سدیدہ دہنی سے لکھا ہی کہ چار معنون مین ایک معنی معین یعنی شوہر دار لینے
کی وجہ علماے اسلام نہین بتاتے ہم کہتے ہین کہ وجہ تو ہم لکھہ چکے ٹھنڈے دل سے تعصب
برطرف کرکے غور کرنا چاہیے مگر وہ جو والمحصنات سے آزاد عورتین اور ما ملکت ایمانکم سے تعداد
صحیح ازواج کی مراد لیتے ہین اسکی بھی تو کوئی وجہ چاہیے اسواسطے کہ اسی صورت مین ذات بعولا

مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ [علہ] جب مذکور ہوچکا ہی تو پھر اوسکے مکرر ذکر کرنے سے کیا فائدہ تھا اور اگر دوسرے معنی ماملکت ایمانکم کے اونکے لکھے ہوئے تسلیم کیے جاوین تو مقصود کے خلاف ہوگا کیونکہ اس کوع مین تمام اون عورتون کا بیان مقصود ہی جنسے نکاح جائز ہی نہین ہی اور آزاد عورتون سے تو نکاح ہوتا ہی رہتا ہی اوسکے بیان کی کیا حاجت ہی قطع نظر اسکے نزول اس آیت کا ایسے موقع پر ہوا کہ کوئی کہہ نہین سکتا کہ اس آیت سے خدا کا مطلب وہ ہی جس سے ہمارے مخالفون کے کان شیطان نے بھرے ہین چنانچہ اوسکو ہم یاد دلاتے ہین اور لکھتے ہین کہ جب مکہ فتح ہوگیا اور تمام قبائل عرب مطیع سید المرسلین کے ہوگئے تو دو قبیلے محروم الاطاعت سے ہے ایک قبیلہ ہوازن دوسرا قبیلہ ثقیف مگر بعد جنگ حنین کے کچھہ اونمین سے بھی مسلمان ہوئے مابقی بھاگ کر تین گروہ ہوئے ایک گروہ تو مالک بن عوف کے ساتھہ ہوکر قلعۂ طائف مین چلا گیا اور دوسرا بطن نخلہ کو اور تیسرا اوطاس کو اس اوطاس والے گروہ کا لشکر اسلام نے تعاقب کرکے اونکو قتل کیا حضرت نے اوسدن اذن عام فرمایا تھا کہ جو مجاہد جسکو مار یگا اوسکا جو کچھہ اسباب ہوگا اوسیکو ملیگا چنانچہ کچھہ عورتین خاوند والی بھی اوسدن مسلمانون کو غنیمت مین ملین تھین مگر مسلمانونکو اونسے مباشرت کرنے مین پرہیز تھا اسلیے یہ آیت نازل ہوئی حضرت ابوسعید خدریکی حدیث درین خصوص طرق متعددہ سے صحیح مسلم مین یون منقول ہی پہلا طریقہ تو یہ ہی کہ ابو علقمہ ہاشمی ابوسعید خدری سے باین الفاظ روایت کرتے ہین ؛

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ

علہ جو تمکو خوش آوین عورتین دو دو تین تین چار چار ۱۲

ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن بھیجا ایک لشکر اوطاس کو وہ پا گئے دشمنون کو اور لڑے اونسے اور غالب ہوئے اون پر اور پائین اونھون نے لونڈیان پس گویا کہ بعضے صحابیون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرہیز کیا اون لونڈیون سے صحبت کرنے مین بوجہ موجود ہونے اونکے شوہران مشرک کے پس بھیجی اللہ صاحب نے اونکے معاملے مین یہ آیت والمحصنات من النساء الاماملکت ایمانکم مطلب یہ کہ وہ عورتین اونکو حلال ہین جب عدت اونکی گذر جائے +

اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ انھین ابو علقمہ ہاشمی نے ابو سعید سے حدثنا کرکے اس حدیث کو روایت کیا ہی مگر اوسمین یہ الفاظ اذا انقضت عدتہن نہین ہی اور تیسرا طریقہ یون ہی کہ شعبہ نے سعید کے متابع ہو کر اس حدیث کو روایت کیا ہی اور چوتھا طریقہ یہ ہی کہ ابو الخلیل نے بلا واسطہ ابی علقمہ کے ابو سعید سے اس حدیث کو روایت کیا ہی پانچوان طریقہ یہ ہی کہ سعید نے شعبہ کے متابع ہو کر روایت کی ہی اور سوا مسلم کے اور کتب صحاح مین بھی یہ حدیث مروی ہی اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اس حدیث کے تحت مین لکھا ہی مَعْنٰی تَحَرَّجُوْا خَافُوْا الْحَرَجَ وَهُوَ الْاِثْمُ مِنْ غِشْيَانِهِنَّ اَيْ وَطْئِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ مُزَوَّجَاتٌ وَالْمُزَوَّجَةُ لَا تَحِلُّ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِبَاحَتَهُنَّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالْمُرَادُ بِالْمُحْصَنَاتِ هٰهُنَا الْمُزَوَّجَاتُ مَعَ مَعْنَاهُ الْمُزَوَّجَاتُ حَرَامٌ عَلٰى غَيْرِ اَزْوَاجِهِنَّ اِلَّا مَا مَلَكْتُمْ بِالسَّبْيِ فَاِنَّهٗ يَنْفَسِخُ نِكَاحُ زَوْجِهَا الْكَافِرِ وَتَحِلُّ لَكُمْ اِذَا انْقَضٰى اسْتِبْرَاؤُهَا اِنْتَهٰى بِلَفْظِهٖ پس جیسا اس حدیث کی صحت مین کلام نہین ہوسکتا اوسیطرح اسمین بھی گفتگو نہین ہوسکتی کہ بعد فتح مکہ اور بعد نزول آیت من فدا کے یہ آیت نازل ہوئی ہی اور اس سے

شوہردار بندیونکا بطور ملکت یمین تصرف مین مجاہدون کے آنا جائز سمجھا گیا ہی ؛

پیچھے یونکو اب یہ کہنا زیبا نہین ہی کہ اگر بات یون ہی تھی تو ساری قبیلہ ہوازن کیون چھوڑدیے گئے اسواسطے کہ اساری کا چھوڑنا اور لونڈی غلام بنانا یا قتل کرنا سب منحصر امام کی رایے پر ہی اور اونکے معاملے مین تو ایک وجہ خاص بھی تھی جسکا بیان آگے آویگا ؛

ازانجملہ آیت سیپارۂ بست و دوم حق سبحانہ تعالی سورۂ احزاب مین فرماتا ہی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ؛

ترجمہ حلال نہین تجکو عورتین اس پیچھے اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور کرے عورتین اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھہ کا ؛

اس آیت سے بھی رقیت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اوپر کی آیت مین پیغمبر کی ازواج موجودہ جنکا مہر اونھون نے دیدیا تھا اور اون لونڈیون کے سوا جو ملک یمین اونکے تصرف مین تھین اور رشتہ دار عورتین بھی حلال کردی تھین اوسکے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ اون آزاد عورتو سے کہ سوا جنکا مہر تمنے دیدیا ہی یا عوض اونکے کوئی اور عورت تمکو حلال نہین ہی مگر وہ عورتین جنکے مالک تمھارے ہاتھ آیندہ ہون یہی معنی اسکے بہت ٹھیک ہین اور اگر ماملکت کے معنی یہ لیے جائین (مگر وہ عورتین جسکے مالک تمھارے ہاتھہ ہو چکے ہین) تو مطلب خبط و مضمون بے ربط ہوگا ؛

اور اسیطرح الا بمعنی او کے لینا اپنی کم استعدادی پر ہنسوانا اور قرآن مین تحریف کرنا ہی جیسا کہ رسالہ ابطال غلامی مین معنی آیت کے گڑھے گئے ہین وہی ہذہ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ ؛

ایسی بھونڈی تاویل بازیچۂ طفلان سے زیادہ رتبہ نہین رکھتی اگر کفر نہین تو قریب بکفر ضرور ہی ؛

[illegible]

اسی بحث مین مصنف رسالۂ مذکور نے بدلیل آیۂ کریمۂ یا ایہا النبی انا احللنا لک ازواجک اللاتی آتیت
اجورہن وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک الخ کے لکھا ہی کہ کثرت ازواج کی آنحضرت کے
واسطے بحکم خدا نہ تھی بلکہ موافق دستور عرب کے تھی مگر ہم سمجھتے ہین کہ اوسکو جو بدگمانیان ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ازانجملہ ایک یہ بھی ہی کہ گویا ایک مدت تک آنحضرت برخلاف
مرضی خدا معاشرت کرتے رہے حالانکہ جنکی آنکھین ضلالت تقلید ملحدون سے اندھی نہین ہوئین
اونکے دیکھنے اور سمجھنے کو اسیقدر کافی ہی کہ جب مسلمانون کے واسطے تعداد ازواج کی محدود ہوگئی
تھی تو پیغمبر اسلام بالرضی پروردگار سنہ ہجری تک کیونکر نکاح کرتے چلے گئے اور اگر چار عورتونکی
قید بعد نزول اس آیت کے ہوئی ہی تو قبل اسکے کسی کسی مسلمان نے چار نکاح سے زیادہ بھی کیا ہوگا
ومن ادعی فعلیہ البیان ؎

ازانجملہ آیت سورۂ نساء وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ
فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ فَتَیٰتِکُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ
بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْکِحُوْھُنَّ بِاِذْنِ اَھْلِھِنَّ وَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ
بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیْھِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ
الْعَنَتَ مِنْکُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؎

ترجمہ اور جو کوئی نہ پاوے تم مین مقدور اسکا کہ نکاح مین لاوے بیبیان مسلمان تو جو ہاتھ کا مال ہین
آپسکی تمھاری لونڈیان مسلمان اور اللہ کو بہتر معلوم ہی تمھاری مسلمانی تم آپسمین ایک ہو سو انکو
نکاح کر لو اونکے لوگون کے اذن سے اور دو اونکے مہر موافق دستور کے قید مین آئیان نہ مستی
نکالتیان اور نہ یار کرتیان چھپ کر پھر جب وہ قید مین آچکین تو اگر کرین بے حیائی کا کام تو انپر

آدمی ہو ملا جو بیبیون پر مقرری ہے اوسکے واسطے جو کوئی تم مین ڈرے تکلیف مین پڑنے سے اور صبر کرو
تو بہتر ہی تمہارے حق مین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی ✦
ازانجملہ آیت دیگر سورۂ نسا وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ✦
ترجمہ اور بندگی کرو اسکی اور ملاؤ مت اوسکے ساتھ کسیکو اور ماں باپ سے نیکی اور قرابت والے سے
اور یتیموں سے اور فقیروں سے اور ہمسایۂ قریب سے اور ہمسایۂ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے
اور راہ کے مسافر سے اور اپنے ہاتھ کے مال سے ✦
ازانجملہ آیت سورۂ مومنون وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ ✦
ترجمہ اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر سو اونپر نہیں الاہنا
پھر جو کوئی ڈھونڈھے اسکے سوائے وہی ہین حد سے بڑھنے والے ✦
ازانجملہ آیت سورۂ نحل وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ
فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ
اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۚ ✦
ترجمہ اور اللہ نے بڑائی دی تم مین ایک کو ایک سے روزی کی جنکو بڑائی دی نہیں پونہچاتے
اپنی روزی اونکو جو اونکے ہاتھ کا مال ہین کہ وہ سب اوسمین برابر ہین کیا اللہ کے فضل سے منکر ہین ✦
ازانجملہ آیت سورۂ نور وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ؎

ترجمہ اور نہ کھولین اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے باپ کے یا خاوند کے باپ یا اپنے
بیٹے کے یا خاوند کے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے یا اپنے بھتیجون کے یا اپنے بھانجون کے یا اپنی
عورتون کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے ؎

ازانجملہ آیت دیگر سورۂ نور وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰكُمْ
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؎

ترجمہ اور جو لوگ چاہین لکھا تمھارے ہاتھ کے مال مین تو اونکو لکھا دے دو اگر سمجھو اونمین کچھ نیکی
اور دو اونکو اللہ کے مال سے جو تمکو دیا ہے اور نہ زور کرو اپنی چھوکریون پر بدکاری کے واسطے اگر وہ
چاہین قید سے رہنا کہ کمایا چاہو اسباب دنیا کی زندگانی کا اور جو کوئی اونپر زور کرے تو اللہ اونکی
بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہے ؎

ازانجملہ آیت سورۂ روم ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ
اَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؎

ترجمہ بتائی تمکو ایک کہاوت تمھاری اندر سے تمھارے جو ہاتھ کے مال ہین اونمین ہین کوئی
ساجھی تمھارے ہماری دی روزی مین کہ تم سب اوسمین برابر ہو خطرہ رکھو اونکا جیسے خطرہ
رکھو اپنون کا یون کھولتے ہین ہم پتے اون لوگون کو جو بوجھتے ہین ؎

یہ آیتین اور انکے سوا اور بہت آیتین قرآن مجید مین ہین جسمین ملک یمین اور اوسکے احکام کا ذکر ہو اگر جناب باری کی خلاف مرضی یہ فعل ہوتا یا وہ اس فعل سے منع کرنے والا تھا تو اوسکے احکام کثرت سے اور اوسکی مثلین بیان نفرماتا بلکہ ایسے ناپاک و ناجائز و ناچیز و ناپائدار ملک کو ملک یمین بھی نہ کہتا اسواسطے کہ عرب لفظ یمین خاص استیلا اور غلبہ اور قوت اور کمال اور عمدہ اشیا اور پاکیزہ مقامات پر بولتے ہین اور ما ملکت کی لفظ جسکے معنی بموجب قواعد نحو مضارع کے بالاتفاق ہین اور اوس سے رقیت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی استعمال نکرتا ؞

فصل ہمنے آغاز اس رسالے مین منجملہ قواعد معاشرت و داد رسانی سلطنت آسمانی کے اونیس قاعدے بیان کیے ہین اوسمین اکثر بلکہ کل ایسے ہین جنکے ثبوت کی حاجت نہین ہی جو مسلمان ہین اور اونکو صدق ارادت مسلمانون سے ہی یا جنھون نے قرآن و حدیث سمجھکر پڑھا ہی و کتب سیر و آثار صحابہ و خلفاے راشدین مہدیین کی بلا تعصب مطالعہ کی ہین وہ تصدیق کرینگے کہ وہ سب آئین مسلمانون کی ہین مسلمان اگر اوسپر عمل کرتے ہین تو وہی تمام روے زمین کے باشندون سے افضل و اعلی و تربیت یافتہ و مہذب ہین اور جو اوسمین اپنی راے ملحدانہ اور غیر قوم کی تعلیم شامل کرتے ہین وہی بدترین مخلوق اور ناشایستہ و غیر مہذب ہین نہ اونکا ایمان درست اور نہ اونکو اسلام سے علاقہ کما قال اللہ تعالی وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ مگر قاعدہ چہارم کے دلائل ثبوت مصلحتہ اس مقام پر ہم لکھتے ہین و باللہ التوفیق ؞

قاعدہ چہارم نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزاے موت دینا یا اسیر رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا یا جلاے وطن کرنا یا اونکو فدیہ لیکر یا اونکو چھوڑ دینا ؞

اس قاعدے مین باغیون کے واسطے چھہ حکم بیان کیے گئے ہین اول اونسے لڑنا دوم بعد

گرفتاری یا انکو نرے سوت دینا سوم انہیں اسیر رکھنا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا چہارم جلاوطن کرنا پنجم اونکو بیچ کرنا ششم اونکو چھوڑ دینا +

امر اول کا ثبوت آیات ذیل مین سیپارہ دوم سورہ بقر آیہ کریمہ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ ۝

ترجمہ اور لڑو اونسے جب تک باقی رہے فساد اور حکم رہے اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو زیادتی نہین مگر بے انصافون پر +

یعنی بعد موقوف ہونے لڑائی اور ہو جانے بندوبست کے پھر اگر وہ لوگ کچھ فساد کیا چاہین تو اونکو مارنا چاہیے فقط +

ایضاً وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ترجمہ اور لڑو اللہ کی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اللہ نہین چاہتا زیادتی والون کو +

یعنی جو لوگ نہ لڑین اونکو نہ مارو خواہ وہ بوڑھے ہون یا لڑکے یا عورت یا اور کوئی +

ایضاً وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ +

ترجمہ اور لڑو اللہ کی راہ مین اور جان لو کہ اللہ سنتا ہی جانتا +

سیپارہ پنجم سورہ نساء فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ

نَصِیْرًا ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ۝

ترجمہ سو چاہیے لڑین اسد کی راہ مین جو لوگ بیچتے ہین دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اسد کی راہ مین پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دینگے اوسکو بڑا ثواب اور تمکو کیا ہی کہ نہ لڑو اسد کی راہ مین اور واسطے اونکے جو مغلوب ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین ای رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین لوگ اسکے اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار وہ جو ایمان والے ہین سو لڑتے ہین اسد کی راہ مین اور وہ جو منکر ہین سو لڑتے ہین مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم شیطان کے حمایتیون سے بیشک فریب شیطان کا سست ہی ۝

سیپارہ نہم سورہ انفال وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰہِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

ترجمہ اور لڑتے رہو اونسے جب تک نہ رہے فساد اور ہو جاوے حکم سب اسد کا پھر اگر وہ باز آوین تو اسد اونکے کام دیکھتا ہی ۝

سیپارہ دہم سورہ انفال یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ۝

ترجمہ ای نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا ۝

سیپارہ دہم سورہ توبہ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝

ترجمہ لڑو اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین جزیہ ایک ہاتھ سے اور وہ بیقدر ہوون +

اس آیت مین اللہ صاحب نے کتابیون پر اس سبب سے بھی غصہ فرمایا ہی کہ وہ حرام کو حرام نہین جانتے یعنی سور و شراب و ربا و منخنقہ وغیرہ کو شیر مادر سمجھتے ہین +

پس اون مسلمانون کا حال کہان تک ابتر ہوگا جو اونھین کتابیون کی سیر پر پس خوردہ اونکی گردن مروڑی مرغی خود بلا وسواس نوش جان فرماکر دوسرونکو رغبت دلاتے ہین صدق اللہ و رسولہ والذین کفروا یتمتعون و یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم +

سیپارہ یازدہم سورۂ توبہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ +

ترجمہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہی لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہوچکا اوسکے ذمے پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہی اوس سے اور یہی ہی بڑی مراد ملنی +

ایضاً يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ +

ترجمہ اے ایمان والو لڑتے جاؤ اپنے نزدیک کے کافرون سے اور چاہیے اونپر معلوم ہو تمھارے

بیچ مین سختی اور جانو کہ اللہ ساتھ ہی ڈر والون کے ✦

امر دوم کا ثبوت سیپارہ دوم سورہ بقر قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ✦

ترجمہ لڑو اسکی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اللہ نہین چاہتا زیادتی والونکو اور مارو اونکو جہان پکڑ پاؤ اور نکال دو اونکو جہانسے اونھون نے تمکو نکالا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہی اور نہ لڑو اونسے مسجد حرام پاس جب تک وہ نہ لڑین تمسے اوس جگہہ پر اگر وہ لڑین تو اونکو مارو یہی سزا ہی منکرون کی ✦

اس آیت مین لڑنے والون کے قتل کا ذکر ہی خواہ وہ حرم کے اندر لڑین یا باہر اور نہ لڑنے والو قتل کی صرف ممانعت ہی نہین ہی بلکہ خفگی بھی اسکی جملہ (اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ) سے پائی جاتی ہی پس ثقفتموهم کے معنی الوجود علی وجہ الاخذ و الغلبة کے جو تفسیر مدارک مین لکھے ہین نہایت صحیح ہین بیشک اونھین لوگونکا قتل جملہ (واقتلوهم حيث ثقفتموهم) سے مقصود ہی جو لڑنے والے پکڑا وین نہ دیگر اشخاص وهذا هو المطلوب ✦

سیپارہ پنجم سورہ نسا سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ✦

ترجمہ اب تم دیکھو گے ایک اور لوگ چاہتے ہین کہ امن مین رہین تمسے بھی اور اپنی قوم سے بھی
جس بار بلائے جاتے ہین فساد کرنیکو اولٹ جاتے ہین اوس ہنگامے مین پھر اگر تمسے کنارہ
نہ پکڑین اور صلح نہ لاوین اور اپنے ہاتھ نہ روکین تو اونکو پکڑو اور مارو جہان پکڑ پاؤ اور ان پر ہمنے
بتلادی تمکو سند صریح +

اس آیت مین بھی وہی لفظ ثقفتموہم کی ہی جسکے معنی ہم اوپر بیان کر چکے ہین +

ایضاً وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ
حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ
وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ٥ +

ترجمہ چاہتے ہین کہ تم بھی کافر ہو جیسے وہ ہوئے پھر سب برابر ہو جاؤ سو تم اونمین کسیکو نہ پکڑو
رفیق جب تک وطن چھوڑ آوین اللہ کی راہ مین پھر اگر قبول نہ رکھین تو اونکو پکڑو و مارو جہان
پاؤ اور نہ ٹھہراؤ کسیکو رفیق ونہ مددگار +

اس آیت مین اگرچہ لفظ وجدتموہم کا ہی مگر مطلب وہی ہی جو ثقفتموہم سے نکلتا ہی +

سیپارہ دہم سورہ انفال الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي
كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ٥ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ
خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ +

ترجمہ جنسے تو نے قرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا قرار ہر بار اور ڈر نہین رکھتے سو اگر
کبھی تو پکڑ پاوے اونکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین
مسلم الثبوت ہی کہ یہ آیت یہود بنی قریظہ کے حق مین نازل ہوئی ہی اور بعد اسیر ہونے کے اونکی
گردنین ماری گئین بعض اہل بقیۃ السیف لونڈی و غلام بنائے گئے اور بعضے چھوڑ دیے گئے

اگر یہ آیت قبل وقوع اوس واقعے کے نازل ہو چکی تھی یا عین معرکے مین نازل ہوئی اور اوسکا مطلب فقط تعزیر کر دینے سے تھا تو پنچایت سعد ابن معاذ کی خلاف حکم خدا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی اور ایک جماعت کثیر کا بعد گرفتاری قتل کرنا فقط ایسے شخص کی رائے سے جو معصوم نہ تھا نامناسب تھا گو وہ اسیران اونکے حکم سے راضی بھی کیون نہون عقل قبول نہین کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کو جائز رکھتے اسواسطے کہ جنگ بدر کے قیدیون کو حسب رائے بعض اصحاب کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا تھا تو اوسپر کیا کچھ خفگی خدا کی ہوئی تھی کیا پھر وہ خلاف مرضی خدا کے کوئی کام کرتے ہرگز ہرگز نہین اور اگر یہ آیت بعد واقعۂ بنو قریظہ اور اوس لڑے کے جو اونکے ساتھ ہوا نازل ہوئی ہو تو شرد کا لفظ جو صیغۂ امر ہی اوسکی تعمیل کا حکم واقعۂ گذشتہ کی نسبت یعنی ہے +

اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مطلب اس آیت کا جیسا تفسیر کشاف و تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی وہی ٹھیک ہی اور سعد ابن معاذ کی پنچایت بوجہ موافقت اوس حکم الہامی کے ماننا مطابق واقعۂ کے ہی پس وہ روایت صحیح بخاری کی جسمین لکھا ہی لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ بہ نسبت اوس روایت کے جسمین بحکم الملک بکسر لام یا ملک بفتح لام لکھا ہی زیادہ صحیح ہی +

تفسیر کشاف فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ فَفَرِّقْ عَنْ مُحَارَبَتِكَ وَمُنَاصَبَتِكَ بِقَتْلِهِمْ شَرَّ قِتْلَةٍ وَالنِّكَايَةِ فِيهِمْ مَنْ وَرَاءَهُمْ مِنَ الْكَفَرَةِ حَتّٰى لَا يَجْسُرَ عَلَيْكَ اَحَدٌ بَعْدَهُمْ اِعْتِبَارًا بِهِمْ وَاتِّعَاظًا بِحَالِهِمْ +

ترجمہ فشرد بھم من خلفھم کے معنی یہ ہین کہ لڑنے سے اور دشمنی آشکارا کرنے سے ساتھ قتل کرنے کے بری طرح قتل سے اور اونمین قتل اور حرج ڈالنے سے باقی کافرون کو جو اوسکے ہوا ہین پراگندہ کرو تا اوسکے بعد پھر کوئی اونکا حال دیکھکر جرأت نہ کر سکے اور اونکے حال سے نصیحت پکڑ لے +

تفسیر معالم التنزیل فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَكِّلْ بِهِمْ مَنْ وَرَائَهُمْ
وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَانْذِرْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ وَاَصْلُ التَّشْرِيْدِ التَّفْرِيْقُ وَالتَّبْدِيْدُ
مَعْنَاهُ فَرِّقْ بِهِمْ جَمْعَ كُلِّ نَاقِضٍ لِلْعَهْدِ اَيْ اِفْعَلْ بِهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ نَقَضُوْا عَهْدَكَ
وَجَاؤُا لِحَرْبِكَ فِعْلًا مِنَ الْقَتْلِ وَالتَّنْكِيْلِ يَتَفَرَّقُ مِنْكَ وَيَخَافُكَ مَنْ
خَلْفَهُمْ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَالْيَمَنِ ۞

ترجمہ ابن عباس نے کہا ہی کہ عہد توڑنے والون کے بعد جو لوگ ہین اونکی عبرت گرداندی ساتھہ
اونکے اور سعید بن جبیر کا قول ہی کہ جن لوگون نے ابھی عہد نہین توڑا اونکو ڈرادے ساتھہ اونکے تشرید کے
معنی اصل مین متفرق کردینے اور دھمکانے کے ہین پس معنی یہ ہوے کہ تمام لوگونکو جو عہد توڑنے کا
خیال رکھتے ہین متفرق کردے اور جن لوگون نے عہد توڑا اور لڑنے کو آئے ہین اونکے ساتھہ اسطرح
قتل کرنا اور عقوبت دینا کہ جو لوگ عہد توڑتے ہین اونکے پیچھے ہین یعنی اہل مکہ و یمن وہ بھی پریشان
ہو جائین اور ڈر جائین ۞

بعضے خیال کرتے ہین کہ اس آیت سے کوئی صاف حکم قیدیون کے قتل کا نہین نکلتا بلکہ جو کافر
عہد شکنی کرکے لڑنے کو آمادہ ہوئے اونکے ساتھہ اسطرح پیش آنے کو فرمایا جس سے اورونکو عبرت ہو
تو یہ اونکی خوش فہمی ہی اسواسطے کہ عہد توڑکر جو لڑنے کو آمادہ ہوئے اور پکڑے گئے اونکے قتل اور
عقوبت کرنے کا حکم تو اس آیت مین ہی جو ہم لکھہ چکے اور عہد توڑکر لڑنے والون کے حق مین
ایک اور آیت اوسی سیپارہ اور سورہ توبہ مین ہی وہ یہ ہی وَاِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ
عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ
لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ
الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَؤُكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ✦

ترجمہ اور اگر توڑین اپنی قسمین عہد کیے پیچھے اور عیب لگاوین تمھارے دین مین تو لڑو کفر کے سرداروں سے اونکی قسمین کچھ نہین شاید وہ باز آوین کیون نہ لڑو ایسے لوگون سے کہ توڑین اپنی قسمین اور فکر مین ہین کہ رسول کو نکال دین اور اونھون نے پہلے چھیڑ کی تمسے کیا اونسے ڈرتے ہو سو اللہ کا ڈر چاہیے تمکو زیادہ اگر ایمان رکھتے ہو لڑو اونسے تا عذاب کرے اللہ اونکو تمھارے ہاتھون اور رسوا کرے اور تمکو اونپر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمان لوگون کے اور نکالے اونکے دل کی جلن اور اللہ توبہ دیگا جسکو چاہیگا اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا ✦

پس اگر دونون آیتون کا ایک ہی مطلب تھا تو مکرر بیان کی کوئی وجہ نہین تھی ✦

یہانتک تو ثبوت آیات قرآن سے لکھا گیا اب حدیث بخاری کی سُنیے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي خُزَيْمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلَ يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ✦

ترجمہ روایت کی ابن عمر نے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد ابن ولید کو طرف بنی خزیمہ کے

پس بلایا خالد نے اونکو طرف اسلام کے پس اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ اسلام لائے ہم اور کہنا شروع کیا کہ صبانا صبانا یعنی بے دین ہوئے ہم نئے دین ہوئے ہم پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا اور قید کرنا اور دے دیا ہر شخص کو ہم میں سے اوسکا قیدی یہانتک کہ گذرا ایکدن حکم دیا خالد نے کہ قتل کرے ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو پس کہا مینے بخدا نہ قتل کرونگا مین اپنے قیدی کو اور نہ قتل کریگا کوئی میرے ساتھیون سے اپنے قیدی کو تا اینکہ آئے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اوسکو پس اوٹھائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور فرمایا دو مرتبہ یا الٰہی مین ظاہر کرتا ہون بیزاری طرف تیرے اوس امر سے کہ کیا خالد نے روایت کی اسکی بخاری نے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد گرفتاری قتل قیدیونکا فتح مکے کے بعد بہی جاری تھا مگر رسالہ ابطال غلامی مین لکھا ہی کہ یہ خالد کا قصور ہی جو اونھون نے قیدیون کے قتل کا حکم دیا اور بہت سے بہتیر اصحاب جو اوس لشکر مین تھے اونھون نے قتل کرنے قیدیون سے انکار کیا اونکو اسکی ممانعت معلوم تھی اور پھر یہ لطیفہ لکھا ہی کہ خالد اونکے مقصد کو صبانا کی لفظ سے نہ سمجھے اب ہم پوچھتے ہین کہ وہ تو صبانا کی لفظ سے نئے دینی سمجھے تھے آپ کیا سمجھے اگر نئے دینی آپ بھی نہ سمجھے تو خالد کا کیا قصور ہی اور اگر اسلام سمجھے [اور بیشک نہی نہ سمجھے] تو اونکا مسلمان ہونا یقینی تھا پھر اور صحابیون کا قتل نکرنا برعایت آیہ من وفدا کے کس وجہ سے آپ بیان کرتے ہین یہ آپ کی نئے دینی و کج فہمی اور آپ کا قصور ہی یا نہین حقیقت یہ ہی کہ جب بنی جذیمہ مین قتل و اسر ہونے لگا تو اوس شور و غل مین کسی نے اونکا کہنا سنا کسی نے نہ سُنا جب وہ لوگ گرفتار ہوکر ایکدن رہے تب ٹھیک ٹھیک معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہین اوسوقت بعضون نے بحکم لا طاعۃ فی معصیۃ اونکے قتل سے انکار کیا کچھ انکار کرنے کی وجہ آیت من و فداءً نتھی افسوس کہ مولوی عبد اللہ خان خالد بن ولید کے پوتے دنیا مین نرہے ورنہ وہ تھے کہ سید احمد خان کی اس خود رائی کی داد اونکے طوسے مہار کپر

ملہ اور اہل افغان اپنی نسل خالد بن ولید سے بتاتے ہین واللہ اعلم صحیح کیا ہی

جسمین شاید تمام اس قسم کی روشن راتین بھری ہوئی ہین کمال نیازمندی سے بوسہ دیتے +

امر سوم کا ثبوت سیپارہ دہم سورہ توبہ قال اللہ تبارک وتعالی فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ +

ترجمہ پھر جب گذر جائین مہینے پناہ کے تو مارو مشرکونکو جہان پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور بیٹھو ہر جگہہ اونکی تاک پر +

اس آیت مین قتل مشرکونکا جہان ملین اور استرقاق اونکا اور گھیرنا اونکا بجد اندکور ہی خذوہم کا لفظ دلالت اونکے استرقاق پر کرتا ہی جیسا کہ واحصروہم سے گھیرنا اونکا پایا جاتا ہی خذوہم کی تفسیر واسروہم سے کی گئی ہی جیسا کہ واحصروہم کی واحبسوہم سے چنانچہ تفسیر بیضاوی سے ہم لکھتے ہین وَخُذُوهُمْ وَأْسِرُوهُمْ وَالْأَخِيذُ الْأَسِيرُ وَاحْصُرُوهُمْ وَاحْبِسُوهُمْ وَحِيلُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ كُلَّ مَمَرٍّ لِئَلَّا يَتَبَسَّطُوا فِي الْبِلَادِ +

تفسیر مدارک وَخُذُوهُمْ وَأْسِرُوهُمْ وَالْأَخْذُ الْأَسْرُ وَاحْصُرُوهُمْ قَيِّدُوهُمْ وَامْنَعُوهُمْ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي الْبِلَادِ +

ترجمہ خذوہم کا لفظ جو اس ایت مین ہی اوسکے معنی اسروہم کے ہین یعنی انکو بردہ کرلو اسلیے کہ اخیذ کے معنی پکڑے ہوئے کے ہین اور واحصروہم کے معنی یہ ہین کہ اونکو قید رکھو اور کافرو اور مکہ معظمہ کے درمیان مین روکاوٹ ہو جاوے واقعدوا لہم کل مرصد کے یہ معنی ہین کہ اونکے رستے روک لو تا کہ وہ ملکون مین پھیل نہ سکین +

تفسیر معالم التنزیل وَخُذُوهُمْ وَأْسِرُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ أَيِ احْبِسُوهُمْ قَالَ

ابن عباس یرید ان تحبسوا فاحصروہم ای امنعوہم من الخروج ✦

تفسیر احمدی معنی الآیات اذا انسلخ الاشہر الحرم التی ابیح فیہا للناکسین ان یسیحوا فاقتلوا المشرکین الذین ینقضوکم وظاہروا علیہم حیث وجدتموہم من حل او حرم وخذوہم ای اسروہم واحصروہم ای قیدوا وامنعوہم من التصرف فی البلاد واقعدوا لہم کل مرصد ای کل ممر مجتاز ترصدونہم ✦

ترجمہ معنی آیت کے یہ ہین کہ جب وہ مہینے جنمین لڑائی منع ہی اور جسمین عہد توڑنے والونکو پھرنا منع نہین ہی گذرجائین تو اون مشرکونکو جنھون نے تمھاری تقصیر کی ہی اور تمپر غلبہ کیا ہی قتل کرو جہان اونکو پاؤ حرم کے باہر یا حرم کے اندر اور اونکو بردہ کرلو اور اونکو قید کرو اور شہرون پر تصرف نکرنے دو اور ہر جگہہ اونکی گھات مین بیٹھو جس سے وہ جایا چاہین ✦

ان تفسیرون سے خذوہم اور واحصروہم کا فرق باعتبار لغت کے ظاہر ہوگیا اور لغت مین اسیر معنی بردہ کے بھی آئے ہین اور قرآن شریف کی اور آیتون سے پایا جاتا ہی کہ اخیذ کے معنی کبھی بردے کے لیے گئے ہین چنانچہ سیپارہ سیزدہم سورہ یوسف مین حق سبحانہ تعالی بذیل قصہ برادر یوسف علیہ السلام کے فرماتا ہی قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین ترجمہ پھر کیا سزا ہی اوسکی اگر تم جھوٹے ہو یعنی اگر تمھین سے چور ایا ہو تو کیا تمھاری سزا ہو قالوا جزاؤہ من وجد فی رحلہ فھو جزاؤہ کذلک نجزی الظلمین ترجمہ کہنے لگے اسکی سزا یہ کہ جسکے بوجھہ مین پائی وہی جاوے اوسکے بدلے مین ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو یعنی چور کو کچھہ میعاد تک غلام کر لیتے ہین فبدأ باوعیتہم قبل وعاء اخیہ پھر شروع کیا یوسف نے اونکی خرجیان دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے ثم استخرجہا من وعاء اخیہ

بطور ملک یمین رہین بعضے جاہل شبہہ کرتے ہین کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو اپنے
تصرف مین لا ہی چکے تھے تو اونسے پیغام نکاح کیون اور اونکے انکار کرنے کی کچھہ وجہ معقول تھی
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے اونپر کچھہ تصرف نہین کیا یہ فقط مورخین کی بدگمانی ہی تو
شبہہ بالکل واہیات ہی اسواسطے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحسب عادت واخلاق
اپنے اونکی شرافت اور خوبصورتی پر نظر کرکے اونکی عزت ووقار کے واسطے منظور تھا کہ اونسے
نکاح کیا جاوے لیکن اونھون نے خود منظور نہین کیا اور حرم رہنا پسند کیا اگر اس بات کو کوئی
غیر واقعہ سمجھے تو اوسپر فرض ہی کہ اونکا نکاح کسی اور سے ثابت کرے جوان عورت کا تمام عمر
بے نکاح پیغمبر کے گھر مین رہنا ایک ایسا امر ہی جسکو عقل تجویز نہین کرتی کیونکہ یہ فعل خلاف مرضی
خالق کے تھا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ
وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ
دوم سبایا جنگ حنین کے جو قریب چھہ ہزار کے تھے قصہ اونکا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے اور فتح نصیب اولیاے دولت کے ہوئی تو بہت مال مسلمانون کے
ہاتھہ لگا اور ہزارون زن و بچہ گرفتار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سبکو مقام
جعرانہ مین بسپردگی مسعود ابن عمر الغفاری کے بھیجدیا اس غرض سے کہ آپ جب تک طائف سے
اوٹنا آوین وہ وہین رہین پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے تشریف لائے
تو تمام اموال و سبایا کو مسلمانون پر تقسیم کردیا بعد اوسکے چند لوگ قبیلۂ ہوازن سے آنحضرت
کی خدمت مین حاضر ہوئے اونکی گفتگو کا حال بخاری نے یون لکھا ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِیْنَ جَآءَ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِیْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ یَّرُدَّ
اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْیَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَانَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ انْتَظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُا تَائِبِيْنَ وَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ ⁘

ترجمہ جب ہوازن کے لوگ مسلمان ہوکر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ اونکا مال اور اونکے قیدی اونکو پھیر دیے جائیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور اونسے فرمایا کہ میرے ساتھہ جو لوگ ہین تم دیکھتے ہو اور ٹھیک بات کہنا مجھے پسند ہے تم دونون مین سے ایک چیز اختیار کر لو یا تو قیدی لے لو یا مال ہم نے لوا اور بیشک مینے دیر کی تھی تمہارے جانے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتظار کیا تھا اونکا کچھہ کم دس رات تک

جب لوٹے تھے طائف سے غرض جب اون لوگون کو معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دونون چیزین نہین پھیر دینگے مگر اونمین سے ایک دینگے تو اونھون نے کہا کہ ہم قیدیونکو
چاہتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون مین کھڑے ہوئے اور خدا کی تعریف کی
جسکا وہ مستحق ہی پھر بعد اوسکے فرمایا کہ یہ تمھارے بھائی توبہ کرکے آئے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ اونکے قیدی اونکو پھیر دون پس جس کسیکو یہ بات اچھی لگے وہ کرے اور جو شخص چاہے کہ
اپنا حصہ نچھوڑے تو وہ ویسا ہی کرے یہان تک کہ دیا جائیگا اوسکا حق اون قیدیون سے
جو سب سے اول خدا ہمکو دیگا لوگون نے کہا کہ ہم پسند کرتے ہین اس بات کو یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کس نے تم مین اس بات کی اجازت دی اور کس نے نہین تم جاؤ تاکہ تمھارے
چودھری آکر کہین سب لوگ گئے اور اپنے اپنے سرگروہون سے کہا پھر وہ لوگ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور اطلاع کی کہ سب لوگ پسند کرتے ہین اور اجازت دیتے
ہین اس امر کی جسکی اطلاع ہمکو ہوئی ہوازن کی سبایا کے باب مین اور اسی قصے کو جمال الدین محدث
کتاب روضۃ الاحباب مین یون نقل کیا ہی کہ در اخبار صحیحہ بثبوت پیوستہ کہ در منزل جعرانہ چہار دہ
و بروایتی بست و چہار کس از ہوازن آمدند مسلمان بنزد آنحضرت و خبر دادند اسلام سایر قوم خویش
و نہ نفر از اشراف آن قبیلہ دران میان بودند از انجملہ ابو برقان عم رضاعی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیشوای ایشان ابو صرد زہیر ابن صرد سعدی بود بمجلس آن سرور در آمدند و گفتند یا
رسول اللہ از کرامت امید آنداریم کہ اموال و سبایای مارا بما باز گردانی چہ درمیان سبایا عمات
و خالات رضاعی و حواضن تواند کہ کفالت و نگہداشت تو نمودہ اند و اگر ما کفالت و حضانت
حارث ابن ابی شمر غسانی و نعمان ابن المنذر کردہ بودمی و ایشان را بہ نسبت ما اینحال بودی کہ ترا
اکنون نسبت بما واقعہ است ہر آئنہ کہ امید بعاطفت و مرحمت ایشان میداشتیم و حال آنکہ تو

بحضرت شما و پیشتر از آن [illegible] که ما اهل [illegible] صاحب [illegible]
شما کرمی [illegible] مرحمت کنید [illegible] گفته
که بعض از آن ابیات اشعار امنن علینا رسول الله في کرم فإنک المرء
نرجوه وننتظر امنن علی بیضة قد عاقها قدر ممزق شملها
في دهرها غیر امنن علی نسوة قد کنت ترضعها إذ فوک تملؤه من
محضها الدرر سید عالم صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که من تاخیر قسمت غنائم کردم نسبت شما و
چشم آن میداشتم که شما بیایید و درین باب سخن گویید و شما دیر کردید اکنون با من جماعتی مردم اند که حق
دوست ترین سخن نزد من راست ترین آنست پس اختیار کنید یکی از دو چیز را یا اموال را یا سبی را
هر کدام که دوست تر میدارید ایشان گفتند ما را میان حسب و مال مخیر ساختی حسب نزد ما بهتر است
از مال و ما برای گوسپند و شتر سخن نکنیم و زن و فرزند بگذاریم اختیار سبایا کردیم حضرت فرمود آنچه
نصیب بنی هاشم و بروایتی بنی عبد المطلب است بشما گذاشتیم و برای شما از مردمان میخواهم که
از حصص و انصباء خویش بگذرند چون نماز پیشین بگذارم برخیزید و بگویید یا رسول الله خدا را
نزد مسلمانان وسیله و شفیع می سازیم که زنان و فرزندان ما را بما باز دهند بعد از آن برای شما از مسلمانان
درخواست کنم ایشان بموجب فرموده عمل نمودند حضرت در مجمع اصحاب برخاست و ثنای حق تعالی چنانچه
لائق او بود بتقدیم رسانید آنگاه فرمود بدرستیکه برادران شما نزد ما آمده اند تائب و مسلمان و رای من
بران قرار یافته که سبی ایشان را باز دهم پس هر کس که دوست میدارد بطیب نفس خود اینمعنی باید که
چنین کند و هر کس که دوست میدارد که بر حظ نصیب خود باشد تا ما عوض آنرا بدو دهیم از اول فیء که
حق تعالی بما دهد باید که چنان کند مردمان گفتند یا رسول الله همه اینمعنی را بطیب نفس خود قبول کردیم
بی عوضی فرمود من راضی از غیر راضی نمیدانم بلکه شاید که بعضی راضی نباشند شما بروید تا عرفای

شما به آیند و با ما در ین باب سخن گویند مردمان باز گشتند و عرفای هر قومی با ایشان از آن باب سخن گفتند
یعنی انگاه به نزد حضرت آمدند و خبردار گردانیدند ویرا از آنکه همه مردم راضی اند و بطیب نفس خود قبول این
نمودند و در روایتی آنکه او سرور در مجمع فرمود انچه حصهٔ من و بنی هاشم است بایشان باز دادم مهاجران
برخاستند و گفتند انچه حصهٔ ماست از آن رسول است صلی الله علیه و آله وسلم و انصار نیز مثل این
گفتند اقرع ابن حابس تمیمی برخاست و گفت من و بنو تمیم باین راضی نیستیم و عیینة بن حصن فزاری
گفت من و فزاره باین راضی نیستیم و عباس بن مرداس گفت من و بنو سلیم باین راضی نیستیم بنو سلیم
گفتند انچه نصیب ماست از آن رسول است بهر جا که خاطر مبارکش خواهد بدهد حضرت فرمود هر که راضی
نیست من ویرا بازای هر انسانی از سبی که نصیب اوست شش شتر بدهم از اول فیئی که حق تعالی
بما ارزانی دارد پس تمام سبی هوازن را بایشان باز دادند انتهی بلفظه +

مسلمان یہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کم دس رات تک انتظار کرنا سرداران قبیلۂ
ہوازن کا اور وقت درخواست رد اموال و سبایا کے یہ عذر پیش کرنا کہ میرے ساتھیونکو تم دیکھتے ہو
{یعنی بعد تقسیم بغیر رضامندی اونکی مین فقط اپنے اختیار سے کچھ نہین کرسکتا} پھر اونسے یہ
کہنا کہ تم دو چیز سے ایک اختیار کرو یا لڑکے بالے لیلو یا مال ہی لو اور اونکا یہ سمجھنا کہ حضرت دونون
چیزین واپس نکرینگے مگر کوئی ایک پھر سبی کا اختیار کرنا اور اونکے واسطے حضرت کا اپنے ساتھیون سے
سفارش کرنا اور یہ فرمانا کہ مین چاہتا ہون کہ اونکے لڑکے بالے واپس کردون پس جو شخص اسکو
منظور کرے بہتر ہے اور جو مفت نہ واپس کرنا چاہے اوسکو ہم جب کبھی حق سبحانہ تعالی ہمکو
کچھ دیگا معاوضہ دینگے پھر منظور کرنا ساتھیونکا اور اونکے سرگروہونکا یہ بیان کرنا کہ سبایا ہوازن
کے رد کرنے کی سب لوگ اجازت بخوشی دیتے ہین +

یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ حضرت نے سبایا و اموال کو لشکریون پر تقسیم کردیا تھا اور

اور جبکہ ایک روایت مین صاف صاف یہ آیا ہی کہ حضرت نے اپنا اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا حصہ بخش دیا اوس سے تو تقسیم ہونے مین کچھہ شبہہ باقی رہتا ہی نہین ہی +

پس غور کا مقام ہی کہ اگر لونڈی غلام بنانا آیت من و فدا سے جائز ہی نرہا تھا تو تقسیم کرنا آنحضرت کا کس راہ سے تھا +

اور جو بادۂ خود رائی سے مخمور و نشۂ شراب خود پسندی سے چور ہی اوسکے بیہودہ خیالات و ہذیانات کا یہ مفہوم ہی کہ یہ ساری گفت و شنید قبیلۂ ہوازن کی محض اسواسطے تھی کہ قیدی احسانا چھوڑ دیے جائین فدیہ اونسے نلیا جاے مگر یہ بالکل حق پوشی اور سراسر تعصب اوسکا ہی + ہم پوچھتے ہین کہ اوسنے یہ بات کہان سے پیدا کی اور حدیث بخاری کی کس لفظ سے اوسنے ایسا استنباط کیا اور انتظار کرنا آنحضرت کا کچھہ کم دس رات تک کس وجہ سے تھا اور بالفرض اگر یہ بھی بات تھی تو اونکو کیا آتنی سمجھہ نہ تھی کہ اگر وہ واپسی مال و دولت کی تمنا کرتے تو مال بھی ملتا اور لڑکے بالے بھی اسواسطے کہ لڑکے بالے تو بقول سید احمد خان کے قیدرہی نہ سکتے تھے اگر فدیہ ند یتے تو احسانا چھوٹ جاتے +

سوم سارے بنی تمیم جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت مین لونڈی غلام بنائے گئے منجملہ اونکے ایک لونڈی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی خدمتمین تھی حضرت نے اوسکو بوجہ ہونے اولاد اسمعیل کے آزاد کرا دیا اور بعض روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ حضرت عایشہؓ پر ایک بردے کا آزاد کرنا تھا تو جب بنو تمیم کے سبایا آئے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ انمین سے آزاد کرو وان دولون روایتون مین جو لفظ سبی و عتق کی ہی عام معنی اوسکے ظاہر ہین اگر کوئی خاص معنی استعمال کرنا چاہے تو اوسکی وجہ بتلانا اوسکے ذمے ہی اور دونون روایتین یہ ہین ـــ بخاری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعْدَ ثَلٰثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُهَا فِيهِمْ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيهِمْ مِنْهُمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ مین ہمیشہ بنی تمیم کو دوست رکھتا ہون جب سے کہ اونکی نسبت تین باتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہین آپ اونکے حق مین فرماتے تھے کہ میری تمام امت سے زیادہ سخت ہونگے دجال پر اور اونھین لوگون مین ایک عورت عایشہ کی لونڈی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اوسکو آزاد کردو کہ وہ اسمعیل کی اولاد مین سے ہی اور اونکے پاس سے جب صدقات آئے تو آپ نے فرمایا یہ ایک قوم کے صدقات ہین یا فرمایا کہ میری قوم کے صدقات ہین کشف الغمہ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ فَجَاءَ سَبْيٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقِي مِنْ هٰؤُلَاءِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت عایشہ رضی پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا جب بنی تمیم کے لونڈی غلام آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انمین سے آزاد کردے ✝

چہارم اساری بنی قریظہ وان قیدیون کا لونڈی غلام ہونا تو سید احمد خان بھی رسالہ ابطال غلامی مین قبول کرتے ہین لہذا اس باب مین ہمکو کچھ زیادہ لکھنے کی حاجت نہین ہی قصہ اونکا جسکو دیکھنا ہو صحیح مسلم مین دیکھ لے ✝

ہمنے قاعدہ چہارم مین باغیون کی سزا اسیر رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا لکھا ہی سو جزو اول کا ثبوت ہم دے چکے ہین فقط اسقدر باقی ہی کہ اسیر رکھنے کی تعبیر ہمنے لونڈی غلام بنانے سے کس وجہ سے کی اور جزو دوم کا ابھی ثبوت دینا باقی ہی اسلیے اب ہم دونون باتونکا ثبوت پیش کرتے ہین اول جاننا چاہیے کہ فی اور غنیمت کے معنی اصطلاحی [illegible] دونمین فرق کیا ہی

واضح رہے کہ غنیمت اوسکو کہتے ہین جو دین کی لڑائی مین کافرون سے ہاتھ لگے پھر اگر اوسکو
مسلمانون نے امیر کے پاس جمع کر دیا اور بحسب صوابدید امیر کے اوسمین حصہ لگایا گیا تو اوسکو
اسوقت کی بول چال مین ضبطی کہین گے اور فی اوسکو کہتے ہین کہ جو لشکر کشی مسلمانون سے
کافرون سے بلا لڑائی کچھہ حاصل ہو یا کافر بلا لشکر کشی مسلمانون کو دبکر خود نذر کرین پس اللہ تعالی
نے غنیمت اور فی دونون مسلمانون کو حلال کر دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہی سیپارہ دہم سورۂ انفال
فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
ترجمہ کھاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستھری اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے
ایضًا وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا
أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
ترجمہ اور جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھہ چیز سو اللہ کے واسطے اوسمین پانچوان حصہ اور رسول کے
اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر اور اوس چیز پر
جو ہمنے اوتاری اپنے بندے پر جسدن فیصلہ ہوا جس دن بھڑین دو فوجین اور اللہ سب چیز پر قادر ہے
از انجملہ سیپارۂ بست و ششم سورۂ انا فتحنا سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ
مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ترجمہ اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلوگے
غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمہارے ساتھہ ایضًا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ وَمَغَانِمَ
كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا
فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ

حاشیہ: ضبطی — فی

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ترجمہ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس
درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جی مین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک
اور بہت غنیمتین جو اونکو لینی گی اور ہی اللہ زبردست حکمت والا وعدہ دیا ہی ہمکو اللہ نے بہت غنیمتونکا
تم اونکو لوگے سو شتاب ملا دی تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا
مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ اور ایک فتح اور جو تمہارے بس مین نہ آسکے
وہ اللہ کے قابو مین ہی اور ہی اللہ ہر چیز کر سکتا ✦

از انجملہ سیپارہ بست و یکم سورہ احزاب وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ
فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ترجمہ اور اوتار دیا جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے
اونکی گڑھیون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنونکو تم جان سے مارنے لگے اور کتنون کو
بندی کیا اور تمکو ملائی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین جسپر نہین پھیرے
تمنے اپنے قدم اور ہی اللہ سب چیز کر سکتا ✦

یہ آیت یہود بنی قریظہ کے معاملے مین نازل ہوئی اللہ صاحب نے اونکے قتل ہونے اور اسیر ہونے
اور اونکے مال و دولت و جائداد و گھر بار ضبط ہو کر مسلمانون کے قبضے مین در آنے کا ذکر فرمایا
حدیث بخاری و مسلم سے جسکو ہم آگے نقل کرینگے ثابت ہی کہ یہ تینون سزائین اونکی بعد گرفتاری
کے ہوئی تھین اور اسیر ہونا اونکا یہ تھا کہ بال بچے اونکے لونڈی و غلام بنائے گئے تھے تو اب
اسمین کیا محل گفتگو کسیکو باقی رہا ✦

مگر ہم یقین کرتے ہین کہ پھر بھی بعضے کج بحثی سے یہ کہینگے کہ یہ سب کچھ سعد ابن معاذ کی پنچایت سے ہوا تو اونکو ایک لمحے کے لیے تعصب چھوڑکر ٹھنڈے دل سے یہ سوچنا چاہیے کہ ایسی پنچایت جسکو خدا اور رسول نے پسند کی اور قرآن مجید مین بصراحت اوسکے جواز کا فتوی دیا کیون اہل اسلام مسلمانون کو نہ ماننا چاہیے اور کیون ایسا مضبوط فیصلہ واقعات آیندہ کے واسطے نظیر نہ سمجھنا چاہیے ؛

غرض اس آیت سے تینون سزاؤنکا ثبوت کامل ہی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اسیر رکھنے سے غرض لونڈی غلام بنانے سے ہی ؛

امر چہارم کا ثبوت سیپارہ دوم سورہ بقر وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَأَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ الخ ترجمہ مارو اونکو جہان پکڑپاؤ اور نکال دو اونکو جہان سے اونھون نے تمکو نکال دیا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہی ؛
اس آیت مین کافرون سے وطن چھوڑانے کا اختیار مسلمانونکو دیا گیا ہی منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود بنی نضیر و بنی قینقاع و بنی حارثہ و کل یہود کو مدینے سے نکال دیا تھا چنانچہ قصہ اسکا بروایت بخاری و مسلم کے یون ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيْرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَّمَ نِسَآءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوْا وَأَجْلٰى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُوَ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ ترجمہ ابن عمر نے کہا کہ بنی نضیر و بنی قریظہ لڑے بنی نضیر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلاوطن کردیا اور

بنی قریظہ کو احسان رکھکر آباد رہنے دیا یہان تک کہ بنی قریظہ پھر لڑے تب ونکے مردون کو
مارڈالا اور اونکی عورتین اور بچے اور مال مسلمانون کو بانٹ دیا مگر بعض لوگ جو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس چلے آئے تھے وہ اس سے بچے اور مسلمان ہوئے اور مدینے کے تمام
یہود بنی قینقاع جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھے اور یہود بنی حارثہ اور تمام مدینے کے یہودون کو
جلاوطن کر دیا ؛

اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین اول یہ کہ لڑنے والونکو مارنا یا لونڈی غلام ہی بنانا فرض
نہین بلکہ بحسب موقع جلاوطن بھی کرنا درست ہی دوم امیر کو اختیار ہی کہ لڑنے والون سے جسکو
چاہے رہنے دے اور جسکو چاہے نکال دے سوم قبل واقعہ قتل بنی قریظہ کے آیت مرو فدا نازل
ہو چکی تھی تب اونکو اول مرتبہ حضرت نے احسانًا چھوڑ رکھا تھا چہارم باوصف اسکے آیت
من و فدا نازل ہو چکی تھی حضرت نے بنی قریظہ کو بعد گرفتاری اونکے نقض عہد پر قتل کیا
اور اونکے بال و بچون و مال و دولت کو بھی مسلمانون کو بانٹ دیا ؛

امر پنجم کا ثبوت سیپارہ دہم سورہ توبہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ترجمہ لڑو
اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے
او سکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین جزیہ اپنا ہاتھ
سے اور وہ بیقدر ہوون ؛

جزیہ لینا کافرون سے بیقدری کے ساتھ اور اونکو پہلے سلام نکرنا اور راہ اونپر تنگ کرنا اور اونکو
دل سے نجس جاننا اور اونکو ساتھ نکھلانا اور اونکی وضع اور اونکا اخلاق پسند نکرنا وغیرہ ذلت اونکا نتیجہ کرنا ہے ؛

تاکہ مسلمان ہوکر نجات ابدی حاصل کرین اور اخروی عذاب سے جو کسیطرح کبھی موقوف یا کم نہوگا محفوظ رہین مسلمان یہ سب کچھہ اونکی فلاح دارین کی نظر سے اونکے حق مین خیر خواہی کرتے ہین اور جناب باری سے صبح وشام بگریہ وزاری اسطرح دعا مانگتے ہین اَللّٰھُمَّ اہْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کیا یہ دوستی ومحبت نہین ہی اور اونکو ہماری اس دلسوزی کا شکر نہ ادا کرنا چاہیے پھر تم ایسے دانشمند ہوکر بمقابلہ اخلاق محمدی وسیدھی سچی بے تکلف وضع مسلمانون کی فرنگی وضع اور اونکا اخلاق پسند کرتے ہو اور اپنے اسلاف واخلاف کو بوجہ اس ترش روئی مصلحتانہ کے برا کہتے ہو اور اونکے ساتھ اونکے طور پر کھانا اور اونسے صاحب سلامت مین ابتدا کرنا اور اونکو مہذب شایستہ ومکرم سمجھنا فخر ہی نہین سمجھتے بلکہ باعث اپنی تہذیب اور شایستگی کا جانتے ہو اور اونسے اظہار موالات ومواخات بموقع کیا کرتے ہو یہ سب کچھہ نہ فقط اونکی حکومت کی وجہ سے جو انسان کو ایسی حالت مین ناگزیر کرنا پڑتا ہی بلکہ اپنی حب قلبی سے کرتے ہو تف تمھاری سمجھہ اور ذوق تمھاری دانشمندی پر یہ فعل اور دعوی مسلمانی اور یہ مونہہ اور ادعاے ہمدردی کون عاقل تمھاری بات سنیگا اور کون ایماندار تمھاری پیروی کریگا شعر کس نیاید بزیر سایۂ بوم + گرہما از جہان شود معدوم + ؎

ہم خیال کرتے ہین کہ تمکو کافرون سے رغبت ومسلمانون سے نفرت فقط اس سبب سے ہی کہ تمھاری استعداد دینی غلبہ ہوا وہوس وحرص نعمت دنیوی سے بالکل زائل ہوگئی ہی اور سینہ پر کینہ تمھارا روشنی ایمان سے خالی ہوگیا ہی کہ تمکو دوست ودشمن کی پہچان اور نفع ونقصان کی دریافت کی قدرت باقی نہین رہی تمھارا دل بیشک شریعت محمدی کے محکوم رہنے کو نہین چاہتا ورنہ کیا تمکو اتنی سمجھہ نہ تھی کہ مسلمانون سے بڑھکر دنیا مین اور کون ایسا خیر خواہ خلائق ہی جو کافۂ انام کی فلاح دارین کی دلی آرزو رکھتا ہو البتہ اونکی محبت تمھاری ایسی نہین کہ

تم اونکو ایسی راہ لگاتے ہو کہ وہ کسی کام کے نرہین اور وہ تمکو اون امور پر متوجہ کرتے ہین کہ تم ابدالاباد
خوشدلی اور روحانی وجسمانی عیش وعشرت کے ساتھ بسر کرو بلکہ وہ جانورون تک سے جو اونکے
بس مین ہین یہی خیال رکھتے ہین نکتہ آیا تم سمجھتے ہو کہ جانورون کے تزکیہ سے کیا مراد ہی اور
مذبوح کو مزکی کیون کہتے ہین سبب یہ ہی کہ جو روح خدا کے نام اور اعتقاد توحید کے ساتھ
نکلتی ہی وہ دائمی خوشی مین رہیگی اور جو اسطرح نہین نکلتی وہ مبتلاے رنج وتعب یا بالکل
فنا ہو جائیگی آدم کہ خلیفۃ اللہ ہی اوسکے ذمے اپنے ابناے جنس کی خیرخواہی تو تھی ہی مگر غیر
ذی عقل کے واسطے بھی یہ تجویز ٹھہری کہ حتی الامکان اونکی بھی جان رائگان نجانے پاوے
اگر اصالۃً استعداد اونمین اپنے تزکیہ کی نہین ہی تو نیابۃً یہ سلوک اونسے کرنا چاہیے تا کہ اونمین
قابلیت خاک بہشت ہوتے کی رہے +

حرام خورون کو ہماری اس تقریر سے ہنسی آوے گی مگر ہمکو بات ٹھیک ٹھیک کہنا اور پیٹ کھلانا ہی
کہ جو قوم تزکیہ صرف بضرورت اکل سمجھی ہی اوس سے تو بحث نہین لیکن جس قوم کو احسان سلوک
(یعنی یہود وغیرہ ۱۲) مطمح نظر ہی وہ مرتے وقت ہر ایک جانورون سے یہی سلوک کر بیٹھے ہین (یعنی مسلمانان ۱۲) جو وہ کھائین یا نہ
کھائین پھر کیا وہ اپنے ابناے جنس کو اپنی فرشتہ خوئی اور نیک نیتی وجبلی خیرخواہی سے محروم
رکھینگے مگر خیرخواہی کے واسطے یہ ضرور نہین ہی کہ ہر بات ہمیشہ اوسی کی مرضی موافق کیجائے
اور نہ ایسا ہو سکتا ہی خود خالق کے فعل کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنی مخلوق کو مارتا بھی ہی اور جلاتا
بھی اور عزت بھی دیتا ہی اور ذلت بھی مفلس بھی کرتا ہی اور توانگر بھی اور رنج بھی دیتا ہی اور راحت
بھی پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ وہ اپنے بندون سے بغض وعداوت رکھتا ہی یا وہ کسی طرف سے
نیک نظر و کسی طرف سے بدنظر ہی نہین نہین بلکہ وہ تمام اپنے امور مین مصلحت حکیمانہ برتتا ہی
جسکو تم جان نہین سکتے وہ موافق استعداد و قوت وظرف ہر شخص کے جو چاہتا ہی بخشتا ہی

اور جو چاہتا ہی لے لیتا ہی غرض جو بات جسکے واسطے سود مند دیکھتا ہی وہی کرتا ہی کہ وہ ماں
باپ سے زیادہ شفیق ہی +

پس مسلمانون پر الزام بداخلاقی و ترش روئی و غیر مہذب ہونے کا فقط اس دوستی کے خاطر
جسکو نافہمی سے دشمنی جانتے ہو لگانا اور اوسکی شکایت کرنا کمال نادانی ہی اوستاد کا لڑکون کو
مارنا یا آوارہ مزاجون کو اونکے ماں باپ کا نکال دینا یا اونسے صاحب سلامت نکرنا یا اونکو
خرچ کی تکلیف دینا یا اونکو ساتھ نہ کھلانا یا پادشاہ کو کسی جائداد کا کورٹ کرنا یا حکام کا کسی
رئیس بد وضع سے ملاقات نکرنا اور کرنا تو نہایت ترش روئی و کج خلقی سے کیا یہ سب کچھ دشمنی
اور عداوت سے ہوتا ہی ہرگز نہیں بلکہ اوسکو دشمنی وہی نادان سمجھیگا جسکی خواہش نفسانی
روکی گئی ہی مگر خدا و خلق کے نزدیک اسمین کچھ دشمنی نہیں ہی +

ہان یہ برا ہی کہ بلا مصلحت شرعی فقط اپنے ذاتی معاملے مین کوئی کسیکو رنج و تکلیف پونہچاوے
تو ایسا مسلمان کرتے ہی نہیں ہین منقول ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کافر کو مارنا چاہتے
تھے اوسنے اوس پاکیزہ صورت پر تھوک دیا آپ اوسکی گردن زنی سے باز آئے اور فرمایا کہ اب
مارنا نفسانیت سے سمجھا جائیگا یا اونھین بزرگوار کے قتل یا خلیفہ عثمان کے قتل و اہانت مین
جسکی بنا ایک ذاتی عداوت پر تھی کیسا مسلمانون نے درگذر کیا اور کیا عمدہ تعمیل آیہ کریمہ
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ کی ہوئی اور جو کوئی اسکے برخلاف
کرتا ہی برا کرتا ہی +

خلاصہ یہ ہی کہ کافرون سے دنیا کی زندگی مین برعایت اصول شرع ایسا برتاو کرنا چاہیے کہ
اونکو اپنی نالائق وضع و فعل اور اپنی بداخلاقیون و غلطرایون پر مطلع ہونے کا موقع ملتا رہے

۵۷ یہ آیت سیپارہ بست و چہارم سورہ حٰم سجدہ کی ہی ترجمہ اور برابر نہین نیکی اور بدی جواب مین [illegible]

نہ کہ اونمین بالکل بل جانا چاہیے کہ اونکو کفر و رسمیات کفر کرنے کا اور حوصلہ بڑھ جاسکے اور اپنی عمدگی
فخر کرکے مسلمانون کو بنظر حقارت دیکھنے لگین +

امر ششم کا ثبوت سیپارہ بست و ششم سورہ محمد آیہ کریمہ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا
فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ترجمہ سو جب بھڑو منکرون سے تو گردنین
ہین مارنی یہانتک کہ جب خون ریزی کرچکو تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کریو پیچھے اور یا
چھوڑوائی لیجیو یون ہی ہی +

محققین کا قول ہی کہ یہ آیت بعد جنگ بدر کے نازل ہوئی ہی اور بعض آیتین جو اسکے پیچھے اوتری
ہین اور اوسمین اسکے برخلاف حکم ہی تو نہ وہ اسکی ناسخ ہین اور نہ یہ اونکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم و خلفا بحسب موقع و محل تمام اون آیتون پر عمل کرتے تھے چنانچہ منقول ہی کہ یہود بنی قریظہ
بعد اونکی لڑائی کے ایک مرتبہ حضرت سے احساناً چھوڑ دیا تھا یہ چھوڑنا برعایت حکم اسی آیت کے
تھا کہ جملہ [و من علیہم] حدیث بخاری و مسلم کا جسکو ہم ثبوت امر چہارم مین لکھ چکے ہین مثبت
اس دعوے کا ہی پھر اونھین بنی قریظہ کی دوسری مرتبہ بوجہ نقض عہد کے گردنین ماری گئین انمین
سے بھی زبیر ابن باطا چھوڑ دیا گیا اور ریحانہ بنت عمرو [illegible] حضرت کے زوجیت مین آئین
لہذا مجتہدین کا قول تفسیر احمدی مین یون نقل کیا گیا ہی [illegible]
يَقُوْلَانِ اِنَّ الْاِمَامَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقَتْلِ وَالْاِسْتِرْقَاقِ وَالْمَنِّ بِلَا شَيْءٍ
وَالْفِدَآءِ بِالْمَالِ اَوْ بِاُسَارَى الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ شافعی اور احمد بن حنبل کہتے
ہین کہ امام مختار ہی چاہے قیدیونکو قتل کرے چاہے لونڈی غلام بنائے چاہے احسان
رکھکر چھوڑدے چاہے فدیے مین مال لیکر یا مسلمان قیدیون کے بدلے چھوڑدے

معالم التنزیل مین ہی وَذَهَبَ اٰخَرُوْنَ اَنَّ الْاٰیَۃَ مُحْکَمَۃٌ وَالْاِمَامُ بِالْخِیَارِ فِی الرِّجَالِ الْعَاقِلِیْنَ مِنَ الْکُفَّارِ اِذَا وَقَعَ فِی الْاَسْرِبَیْنَ اَنْ یَّقْتُلَھُمْ اَوْ یَمُنَّ عَلَیْھِمْ فَیُطْلِقَھُمْ بِلَا عِوَضٍ اَوْ یُفَادِیَھُمْ بِالْمَالِ اَوْ بِاَسَارٰی الْمُسْلِمِیْنَ وَاِلَیْهِ ذَھَبَ عُمَرُ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَالْعَطَاءُ وَاَکْثَرُ الصَّحَابَۃِ وَالْعُلَمَاءِ وَھُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا کَثُرَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاشْتَدَّ سُلْطَانُھُمْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْاُسَارٰی مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً وَھٰذَا ھُوَ الْاَصَحُّ وَالْاِخْتِیَارُ لِاَنَّهٗ عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَہٗ ترجمہ اور لوگون کی یہ راے ہی کہ آیت من وفدا آیت محکمہ ہی اور جو مرد عاقل و بالغ کافرون کی طرف کی قید مین پڑین امام کو اختیار ہی چاہے قتل کرے چاہے اونپر احسان کرے بغیر کچھ لیے چھوڑ دے چاہے فدیہ مین مال لیکر یا مسلمان قیدیون کے بدلے مین چھوڑ دے اور یہی رائے ہی عمر کی اور یہی بات کہی ہی حسن نے اور عطا نے اور بہت سے صحابیون اور عالمون نے اور یہی قول ہی ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ابن عباس نے جب مسلمان زیادہ ہوئے اور اونکو غلبہ ہو گیا تو اللہ عزوجل نے قیدیون کے معاملے مین یہ آیت اوتاری کہ اونکو احسان رکھکر یا فدیہ لیکر چھوڑ دو اور یہی بات اصح اور پسندیدہ ہی اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے بعد صحابہ نے اسپر عمل کیا ہی +

اور بعضے علما نے یہ فرمایا ہی کہ احسان کرنے سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہی کہ اونکو غلام بنا کر جان نمارنے کا اونپر احسان رکھا جاوے یا اونسے جزیہ لینا قبول کرکے اونکی جان چھوڑ دینے کا احسان رکھا جاوے اور بدلے مین چھوڑنے سے یہ مراد ہو سکتی ہی کہ مسلمان قیدیون کے بدلے مین چھوڑا جاوے نہ مال کے بدلے مین تفسیر احمدی ونقل عنہ [ای عن مجاہد]

اَنَّهٗ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ الْمُرَادُ بِالْمَنِّ الْمَنَّ بِتَرْکِ الْقَتْلِ وَ اِخْتِیَارِ الْاِسْتِرْقَاقِ اَوْ بِالتَّخْلِیَةِ وَقَبُوْلِ الْجِزْیَةِ وَبِالْفِدَاءِ الْفِدَاءِ بِاُسَارَی الْمُسْلِمِیْنَ لَا بِمَالٍ

اس معنی کو امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین پسند کرتے ہین +

ہم کہتے ہین کہ دنیاوی حکومتون اور تمام مسلمانونکا عمل ابتک اسی پر ہی کہ قیدیونکا چھوڑنا یا اسیر رکھنا یا گردن مارنا امیر کی راے پر منحصر ہی جیسا چاہے کرے اساری قبیلۂ ہوازن جنکا ذکر ہو چکا اور دختران شاہ فارس اور مالک بن نویرہ کی عورت کے ساتھہ جیسا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفاء رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین کے زمانے مین ہوا اوس سے ہرگز مسلمان بلکہ سارا جہان واقف ہی کیا یہ پاک لوگ جن پر یا جنکے واسطے جنکی زبان مین قرآن نازل ہوا معنی اس آیت کے نہ سمجھے تھے کہ یہ ناپاک سمجھے ہین جو نہ زبان عربی جانتے ہین اور نہ اوسکے محاورے اور لغت سے آگاہ اور نہ ذہین ہین اور نہ متدین نہ سود لینے مین دریغ اور نہ دینے وہ لانے مین عار مردار خواری اونکا شعار ہی تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا +
(ابھی آسمان پھٹ پڑے اس بات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑین پہاڑ ڈھیکر)

اب ہم اوس راے ناصواب کو جو سید احمد خان نے اپنے رسالۂ ابطال غلامی مین بذیل اس آیت کے لکھی ہی نقل کرتے ہین اول اوسنے بحث کی ہی کہ یہ آیت بزمان فتح مکہ یعنی ۸ سنہ ہجری مین نازل ہوئی ہی دوم اوسنے باب پنجم مین اوسی رسالے کے لکھا ہی کہ اس آیت مین خداے تعالی نے لڑائی کے بعد قیدیون کے چھوڑ دینے کا صاف حکم دیا ہی اب نہ کوئی قیدی قتل نہ لونڈی غلام ہو سکتا ہی اسواسطے کہ لفظ اما و انما حصر کے لیے آتا ہی اور عربی زبان کا یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی حکم اسطرح پہ دیا جاوے کہ یا یہ کرو یا یہ کرو تو اون دونون مین سے ایککا کرنا ضرور ہوتا ہی اور اوسکے سوا کسی اور بات کرنے کا اختیار نہین رہتا +

امر اول کا ثبوت اوسنے کوئی کافی نہین دیا لیکن اگر ہم مان بھی لین تب اس آیت سے ایک
خاص صورت کا حکم سمجھینگے وہ یہ ہی کہ بعد فتح مکہ کے تمام عرب مسلمانونکا مطیع ہوگیا تھا اور جوق
جوق لوگ مسلمان و مستامن ہوتے جاتے تھے اونمین بعضے ایسے بھی تھے کہ اونکو اس ثروت
وحکومت کا رشک تھا لوگون کے بہکلانے مین کوتاہی نکرتے تھے اور دل مین لڑائی ٹھانے
ہوئے موقع کے منتظر تھے اونکے حق مین اللہ صاحب فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ ترجمہ جو لوگ منکر ہین اور روکتے ہین اللہ کی راہ سے
اکارت کیے اونکے کیے یعنی اونکو ظاہری اطاعت سے کچھ فائدہ نہوگا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَفَّرَ عَنْھُمْ
سَیِّاٰتِھِمْ وَاَصْلَحَ بَالَھُمْ ترجمہ اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور وہی ہی سچا اونکے رب کی طرف سے اونسے اوتارین اونکی برائیان اور
سنوارا اونکا حال + ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَھُمْ
ترجمہ یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے
رب کیطرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگونکو اونکے احوال فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ
الرِّقَابِ ترجمہ پس جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین ہین مارنی حَتّٰی اِذَا اَثْخَنْتُمُوْھُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً ترجمہ یہان تک کہ جب تم خونریزی کرچکو
پس قید کرلو پھر یا احسان کرو پیچھے یا فدیہ لو حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا جب تک رکھے
لڑائی یعنی لڑنے والے ہتھیار اپنا ذٰلِکَ ترجمہ یہی دستور ہی +
خلاصہ یہ کہ جو کافر مستامن یا مثل مستامن ہو گئے ہین اور جو تمھارے برخلاف ہو کر تمھارے

مونھہ چڑھیں اور لوگون کو بہکاوین تو اونکی گردنین ماری جاوین جب خونریزی خوب ہو چکے اور مخالف ہتھیار رکھدین یعنی لوہا مسلمانون کا مان جائین تو تم اونکو قید کرلو پھر یا اوپر احسان رکھکر چھوڑدو یا فدیہ لیکر کیونکہ وہ تمسے دبے ہوئے ہین اور تمھاری رعیت ہین اسیقدر سزا بہت ہے کہ اکثرون کی گردنین ماری گئین اور بقیۃ السیف نے دب کر ہتھیار رکھدیے اور اللہ نے تمکو غالب کیا تو اب اور سزا کرنا ضرور نہین ہے اہل حکومت یون ہین کیا کرتے ہین وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ترجمہ اور اگر اللہ چاہتا تو بدلا لیتا اونسے (یعنی خود ہی اونکو سخت ترین سزا اونکی سزا دیتا) پر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ترجمہ اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیے ✝

اس آیت مین جملہ ضرب رقاب ایسا ہی جو برابر کی لڑائیون مین مستعمل نہین ہوتا بلکہ خاص مجرمون اور مغلوب و محکوم کی سزاؤن مین بولا جاتا ہی جیسا کہ فرشتونکو حکم ہوا تھا فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ✝

پس حکم چھوڑنے قید لینے کا اس آیت مین عام نہین ہی اگر ہی تو خاص اسی ایک صورت مین ہی اور امر دوم بالکل دھوکا اور سراسر فریب ہی ہمنے مانا کہ اِمّا و اِنّما کلمہ حصر کا ہی اور اوسکا مطلب بھی یہی ہی کہ یا یہ کرو یا یہ کرو مگر اصل فعل یعنی کرنے کا وجوب حصر افراد سے کہان نکلتا ہی جبتک فعل کا وجوب اور طور پر ثابت نہو ✝

مثلاً جب یہ کہینگے کہ بندوق بیٹھکر چلاؤ یا لیٹ کر تو نفی کھڑے ہوکر چلا سکنے کی تو ضرور نکلی مگر بندوق کا خواہ مخواہ چلانا کہا نسے ثابت ہوا یا بیمار کو شربت انار دیا جاوے یا شربت عناب تو اس سے دوا کرنا بطریق وجوب کہان سے نکلا ہان یہ معلوم ہوا کہ بیمار اگر دوا کرے تو اونکے سوا

دونون دواؤن سے ایک دوا دیجاوے یا سفر کرو بنارس یا مرزاپور کا تو سفر کرنا ضرور کیونکر سمجھا جاویگا
علی ہذا القیاس اس آیت سے بھی یہی پایا جاتا ہی کہ اگر قیدی چھوڑے جائین تو اسی دو طرح سے
(یعنی من و فدا کی صورت سے چھوڑے جائین) دب کر یا کسی اور صورت سے نچھوڑے جائین
کہ کافرون کی شوکت و جرأت بڑھجاوے گویا تقدیر کلام کی یون ہی فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِنْ
تَطْلُقُوْهُمْ بَعْدَ اَنْ تَاْسِرُوْهُمْ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً وہذا ہو المطلوب +
پس جو لوگ خیال کرتے ہین کہ اساری بنی خذیمہ اور ایک شخص بنی عقیل کا اور وہ اسّی شخص
جو جبل تنعیم سے مسلح بارادہ جنگ و ترے تھے اور بلا جنگ گرفتار ہوگئے برعایت اسی حکم کے
چھوڑے گئے ہین اونکو اتنا تو سوچنا تھا کہ آیت من و فدا مین اگر ہی تو کافرون کے قتل و اثخان کے
بعد اونکے چھوڑ دینے کا حکم ہی اور ظاہر ہی کہ قتل و اسیر بنی خذیمہ کا خالد بن ولید کی غلط فہمی سے
تھا وہ اون مسلمانونکو کافر جانتے تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خدا کے
سامنے معذرت اسطرح پر کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ چنانچہ اسکا
ذکر اوپر ہو چکا پس ان مسلمانون کی رہائی برعایت اس حکم کے کہنا سراسر تعصب ہی +
لطیفہ سید احمد خان لکھتے ہین کہ صبانا کی لفظ سے جو مقصد اون لوگونکا تھا خالد نہ سمجھے اور
اونھین مسلمانون کی نظیر سے اپنے کافر بھائیونکی رہائی ثابت کرتے ہین یہ وہی مضمون ہی کہ
اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ +
اور جبل تنعیم والونکا یہ حال ہی کہ وہ لوگ بلا لڑائی کے پکڑ لیے گئے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے آزاد کر دیا چنانچہ صحیح مسلم مین اسکا قصہ یون ہی عَنْ اَنَسٍ اِنَّ ثَمَانِیْنَ
رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُمْ

سَلَمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ترجمہ روایت ہی انس سے کہ اسّی آدمی مکے کے اوترآئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبل تنعیم سے ہتھیار باندھے ارادہ کرتے تھے کہ غفلت مین آزار پونہچاوین حضرت کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا اونکو حضرت نے مطیع وخوار پس زندہ چھوڑ دیا اونکو اور ایک روایت مین ہی کہ آزاد کر دیا اونکو پس اوتاری اللہ صاحب نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہی کہ بند رکھا ہاتھ اونکا تمسے اور تمہارا ہاتھ اونسے مکہ اور اوسکی نواح مین ؛

مسلمان کہتے ہین کہ اونکا چھوڑ دینا اوس اختیار سے تھا جو امام کی رائے پر تو لیے ہی نہ اس سبب سے کہ آیت من و فدا نازل ہو چکی تھی کیونکہ رسالۂ ابطال غلامی کے باب پنجم مین لکھا ہی کہ اس آیت (یعنی آیت من و فدا) مین خدائے تعالی نے لڑائی کے بعد قیدیون کے چھوڑ دینے کا صاف حکم دیا ہی اور مضمون آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہی کہ کافر قیدی بعد اثخان کے چھوڑے جائین نہ قبل اثخان کے اور اس موقع پر لڑائی و اثخان کا تو کیا ذکر ہی نکسیر تک بھی کسیکی نہ پھوٹی تھی تو پھر اس رہائی کو بروی حکم اوس آیت کے سمجھنا عقل و دانش سے بعید ہی ؛

قطع نظر اسکے تمام مفسرین اس بات کے قائل ہین کہ سورۂ انا فتحنا بعد صلح حدیبیہ جو سنہ ۶ ہجری مین واقع ہوئی نازل ہوئی ہی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین بزمان فتح مکہ جب تشریف لائے تو اسی سورۃ کو پڑھتے ہوئے تشریف لائے اور مضمون تمام سورۃ کا بھی اسی پر دلالت کرتا ہی اور مسلم نے بھی اپنی حدیث مذکور الصدر مین بیان کیا ہی کہ اونہین جبل تنعیم والون کے باب مین یہ آیت انا فتحنا کی نازل ہوئی هُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الخ

پس اس قصے کو بعد فتح مکہ کے قرار دینا اور جن روایتون مین وقوع اس قصے کا ۶ھ سنہ ہجری یعنی صلح حدیبیہ مین صاف صاف لکھا ہی لغو بتلانا سوائے تحکم کے اور کیا ہی یا شاید یہ غلطی بطن مکہ کی لفظ سے ہوئی ہو تو بطن مکہ اطراف متصل مکہ کو بھی بولتے ہین چنانچہ قاموس مین اوسکے معنی یہ لکھے ہین اَلْبَطْنُ عِشْرُوْنَ مَوْضِعًا وَمَوْضِعٌ خَارِجَ الْمَدِيْنَةِ وَمَوْضِعٌ بَيْنَ الشَّقُوْقِ وَالثَّعْلَبِيَّةِ +

اور قصہ گرفتاری اور رہائی بنی عقیل کا کتاب مسلم مین یون ہی عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ وَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ اُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ فَتَرَكَهٗ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ قَالَ مَا شَانُكَ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلَيْنِ الَّذِيْنَ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ ترجمہ عمران بن حصین کہتا ہی کہ ثقیف ہم سوگند تھے بنی عقیل کے پس قید کیے ثقیف نے دو شخص اصحاب حضرت کے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص بنی عقیل کا پس مضبوط باندھا صحابہ نے اوسکو اور ڈالدیا سنگستان مین پس گذرے اوسپر حضرت رسول تب پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کیون مین پکڑا گیا ہون فرمایا بسبب گناہ تمھارے ہم قسمون کے کہ ثقیف ہین پس چھوڑا اوسکو حضرت نے اوسی جگہہ اور تشریف لے گئے پھر پکارا اوسنے

ای محمد ای محمد پس رحم کھایا اوسپر حضرت نے اور پھرے پس فرمایا کیا حال ہی تیرا اوسنے کہا مین مسلمان ہون فرمایا اگر کہتا تو اس کلمے کو اوس حالت مین کر تو مالک تھا اپنے کام کا تو چھٹکارا پاتا تو پورا چھٹکارا کہا راوی نے پس چھوڑ دیا اوسکو حضرت نے بدلے اون دو شخصون کے کہ قید کیا تھا اونکو ثقیف نے ✝ ۔

اس سے ثابت نہین ہوتا کہ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہی لیکن اگر کسی ایسی تواریخ سے جسکو ہمارے مخالف معتبر جانتے ہین ثابت بھی ہو تب ہم یہ عرض کرینگے کہ یہ شخص تو بلا دہ بے وضع وانجان کے راہ چلتے پکڑ لیا گیا تھا اسکی رہائی متعلق آیت من و فدا کے کیسے آپ تجویز کرتے ہین ✝

خاتمہ

شکر صد شکر کہ ہم خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین پیدا اور خطاب خاص آیۂ کریمہ کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ سے مخصوص ہوئے سبحان اللہ کیا تو قیر ہماری بڑھائی اور کس مرتبے کی عزت دی کہ انبیاؤن نے اس گروہ مین شامل ہونے کی آرزو کی مگر افسوس کہ ہماو اسکی کچھ قدر نہوئی ہمکو محمدی کہلانے کے لیے بڑے شوق سے تربیت اپنے نبی کی اختیار کرنا اور امور دینی و دنیاوی مین ہمکو مشورہ قرآن و حدیث و سیرت صحابہ ہی سے رکھنا چاہیے والا کہ اللہ تعالی نے تمام دنیا کی بھلائی دینی و دنیوی سب ہمارے نبی مین جمع کرکے ہمسے بتا کید فرمادیا ہی کہ تمکو اپنے رسول کی نیک چال سیکھنی چاہیے تو اب ہمکو اونکی روش چھوڑکر دوسرون کی اختیار کرنا ہرگز نچاہیے ✝

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون کو نہ صرف نماز و روزہ بلکہ اونکو طریقۂ معاشرت و ادب سکھاتے منقول ہی کہ کفار اہل اسلام سے مضحکا کرتے کہ کیا تمھارے نبی تمکو طریقۂ قضائے حاجت بھی تعلیم

کرتے ہین وہ کہتے کہ ہان غرض جس باب کو تم اپنے رسول یا صحابۂ کرام جنکے دلون کے تقوے کو خدا جانچ چکا ہی سیکھ چکے ہو اوسکے برخلاف تمکو کوئی کچھ بہکاوے تم ہرگز نہ مانیو کہ تمہارے رسول نے خبر دی ہی کہ قریب ہی کہ تیس کذاب پیدا ہونگے خدا جانے اونمین سے کتنے ہوگئے اور کس نمبر کے اب موجود ہین اور کس قدر آیندہ ہونگے ؛

تمہارے عمل کرنے کو سورۂ فاتحہ بس ہی جسمین اللہ صاحب نے صاف ہدایت فرمائی ہی کہ دعا یون کیا کرو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ؛

بڑا افسوس ہی کہ نماز مین تو تم یون کہو کہ ای اللہ ہمکو امور دینی و دنیوی کے سرانجام کی ایسی سیدھی سچی راہ بتادے جیسی تو نے انبیا و صالحین کو بتلائی نہ ایسی جس سے یہود مورد غضب و لعنت ہوئے اور نہ نصاری کی راہ جو گمراہ ہین اور سلام پھیرتے ہی تمہارا وہی اترانا مٹک مٹک کر چلنا گل مونچھے رکھنا نیچی پتلون پہنکر لمبی داڑھی اور اونچے پاینچے والون پر ہنسنا انگریزی محاورے سے اردو بولنا بلکہ اہل زبان ہوکر نئے محاورہ مہمل نئے ٹانک یون گیت جوڑنا ؛

او او واری اواری اواری وہ جو ہی اری وہ جو دباری وہ جو رہیگا اری وہ جو رہیگا اری وہ جو

اری وہ جو تو ہی سیری شکر لی اوس انجان جا شب کارنی ہیر اشکر لیا اب تم اوسی برکت کے پھل چکھو

اور پھر اوس پر اپنے آپ کو فصیح و بلیغ جاننا مغرور و لالچیون و خود غرضونکو مہذب و زاہد و خاکسارون و فیاضون کو غیر مہذب اور اونکے پیشواؤن کو وحشی قرار دینا تقلید صحابہ اور مجتہدین اور علمائے اسلام کی تو نکرنا مگر نصرانیون کی تقلید واجب بلکہ فرض اور اونکی تحقیقات کو بلا سمجھے ایک تحقیقات کامل سمجھنا اور اوس سے حقیت اسلام پر شک کرنا بلکہ قرآن و حدیث مین موجب اوسکی اصلاح دینے کی نیت کرنا مذہب اسلام کو ہنسوانا اور اوسکی ہستی مین دھبہ لگانا ہی یہ سب حال اپنا

روزگار کا دیکھہ دیکھکر ہمکو وہ باتین یاد پڑتی ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطریق
پیشین گوئی کے فرمائی ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا
جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْہُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
ترجمہ روایت ہی ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے
تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی جو پہلے تمسے تھے بالشت بالشت اور ہاتھہ ہاتھہ یہانتک کہ اگر
وہ پیٹھے ہونگے گوہ کے سوراخ مین تو پیروی کروگے تم اونکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ
ہم جنکی متابعت کرینگے وہ یہود و نصاری ہونگے فرمایا کہ اور کون نقل کی یہ بخاری و مسلم نے +
ہر چند یہ بلا تمام عالم مین خود ہی پھیلی ہوئی تھی اور لوگ بمقتضاے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ
وہی طور و طریقہ اور عادت اختیار کرتے جاتے تھے مگر اب اوسکی تکمیل کے واسطے اونکے کو چند
ابدال باسم مہدی اور ملقب مجتہد و مجدد مشہور ہوئے اونھون نے برملا دعوت کرنا اور قرآن
حدیث کی غلط تاویلات سے جاہلونکو فریب دینا اور سچے مہدی اور مجتہد کو جھوٹا بتلانا شروع
کیا اور یہ سمجھایا کہ علوم جدیدہ جو حقیقت مین نئے نہین ہین اور طریقۂ معلومہ سے اونکے امور معاش کی
درستی اور رونق ہوگئی اور پادشاہی قوم بلکہ تمام دنیا کی نظرون مین عزیز ہینگے اس پھندے مین
لالچی و بوالفضول و ضعیف الایمان و خفیف الوضع اکثر پھنس گئے اور کہان تک پھنستے اللہ
صاحب فرماتا ہی وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْہِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّہٗ فَاتَّبَعُوْہُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ +
ترجمہ اور سچ کر دکھائی ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اوسکی راہ چلے مگر تھوڑے سے ایماندار +
مگر اتنا سوچ لینا ضرور تھا کہ جب حضرت ناصح لب و لہجہ و اپنی زبان مادری مین بھی جسکے خود عالم
ہین [فَضْلًا عَنِ التَّہْذِیْبِ] تقلید ناواقفون کی کرتے ہین تو ضرور اونکے ذہن میں

کوئی شی فی نفسہ اچھی و بُری نہین ہو اچھے قابل عزت اونکے نزدیک فقط وہی ہی جسکو اہل حکومت
اختیار کرین اور جسکو اختیار نکرین وہی بُری اور ذلیل ہی حال آنکہ ایسا اعتقاد بالکل گمراہی اور
ایسا خیال طریقۂ معاشرت مین بھی سراسر خود رائی ہی یہودیون اور پارسیونکو دیکھنا چاہیے کہ وہ
بھی اوسی طرح کی جاکٹ وپتلون پہنتے ہین اور اوسی طرح چھری وکانٹے سے میزون پر
حرام وحلال کھایا کرتے ہین اور علوم وفنون بھی مثل طب وطبقات الارض وکیمیا وبرق وہیأت
وریاضی وجرثقیل وحساب کی سب کچھہ جانتے ہین اور دولتمند بھی ہین معہذا دنیا کی نظر مین کچھہ
اونکا اعزاز واکرام اور کچھہ اونکی وقعت نہین ہی اور دین کے اعتبار سے بھی باوصف اپنی
تمول وقابلیت کے ذلیل وخوار ہین یہودیون کے باب مین آیت کریمہ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ (اور ڈالی گئی اونپر ذلت اور خواری) موجود ہی اور پارسیون کے انتزاع سلطنت کے قصے مین بخاری نے
بروایت ابن عباس جملہ مُزِّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ (پارہ پارہ کیے جاوین وہ تمام پارہ پارہ ہونا) نقل کیا ہی ؛

ہم سمجھتے ہین کہ اس ذلت کی خاص وجہ نہونا قوت سلطنت اور دلیری و اولوالعزمی کا اور عوض
اوسکی مکاری ودغابازی وعہد شکنی کا اونمین شائع ہوتا ہی ؛

پس ای مسلمانون تمکو اپنی پست ہمتی وبے حیائی اور وہن سے اوس وضع وطور وطریقے کے
اختیار کرنے مین کیا توقع اپنی عزت وحصول جاہ وثروت کی رکھنا چاہیے ہان اگر عزت و
ثروت درکار ہی تو اپنے پیشواؤن کی جفاکشی وطہارت وطریقت بے تکلفی کا اختیار کرو اور علم وپابندی
شریعت وسچی ایمانداری وصبر واولوالعزمی کو ذریعہ اپنے حصول مقاصد دلی ومآرب قلبی کا گردانو ؛
انھین صفات کے نہونے سے تمھاری اب یہ حالت ہوگئی ہی کہ تمھاری شامت اور تمھاری
قوت بہیمیہ [جسکو نئی روشنی والے شیطان کہتے ہین] بصورت احمد ومحمود متشکل ہو ہو کر بازار
وامصار ونزدیک ودور سے تمکو للکارتی ہی اور سبز باغ اور نزہت دنیا کی دکھلا کر تمکو تمھارے

رسول کے طریقۂ پسندیدہ سے پھیرنا چاہتی ہی ؛

سو تمکو غیرت کرنا اور عبرت پکڑنا اور خدا سے ڈرنا اور مکاروں و بو الفضولوں سے ہوشیار رہنا چاہیے

دیکھیے اس سخت امتحان میں کون ثابت قدم رہتا ہی اور کون ڈگ جاتا ہی ثابت قدموں کو ہماری

اور تمام امت کی طرف سے مبارکباد پہونچے ؛

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ؛

تمت

شکر و احسان اوس خداوند واحد لا شریک لہ کو زیبا ہی کہ اوسکی ذات مقدس شرکت تثنیت و تثلیث سے

پاک و مبرا ہی اور ہزاروں درود و سلام اوس سید الانام و شفیع یوم القیام پر نازل ہوں کہ دین اسلام و اسکا

سارے ملل سابقہ اور مذاہب ماضیہ پر غالب و فائق ہی اور اوسکے آل و اصحاب پر کہ ہدایت و رہنمائی

اور اعلاے کلمۃ الحق اونہیں کو سزاوار و لائق ہی کہ اندنوں یہ رسالۂ کامل فارق بین الحق والباطل

وسیلۂ نجات انام یعنی حقیقۃ الاسلام حسب ایماے مصنف علام باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن

بن حاجی محمد روشن خان متربیت یافتۂ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان ادخلہما اللہ فرادیس الجنان

مطبع نظامی واقع کانپور اواخر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری میں چھپکر ملاحظۂ شائقین میں آیا اور زیب و زینت کا

چہرہ ناظرین کو آئینۂ ظہور میں دکھلایا فقط